

أَحْسَنُ الْكَلَامِ

فِي

أَثْبَاتِ أَطْوَلِ الْأَقْيَمِ

حضرت مولانا شاہ محمد معصوم فاروقی مجددی

رحمۃ اللہ علیہ

التوفی ۱۳۳۱ھ

أَحْسَنُ الْكَلَامِ

فِي

أَثْبَانِكَ أَوْلَادِ الْفَقِيهِ

حضرت مولانا شاہ محمد معصوم فاروقی مجددی

رحمۃ اللہ علیہ

المتوفی ۱۳۳۱ھ

حضرت مولانا شاہ محمد معصوم فاروقی مجددی

رحمۃ اللہ علیہ

ولادت ۱۰ شعبان ۱۲۶۳ھ میں خانقاہ شاہ غلام علی دہلی ہونے "مظہر حسین"

تاریخی نام ہے، والد ماجد شاہ عبدالرشید اور جد امجد شاہ احمد سعید ہیں۔

آنکھیں کھولیں تو اولیاء کا ملین اور علماء را سخن کو دیکھا، اپنے جد امجد شاہ احمد سعید

قدس سرہ کے ظل عافیت میں تربیت پائی، آپ نے خود طلب فرما کر سلسلہ عالیہ میں

داخل کیا، قرآن پاک حفظ کیا بعض اوقات آپ کے دادا آپ کو خود یاد کراتے جب

حفظ مکمل ہوا تو پورا قرآن کریم خود سنا اور ختم کے وقت بہت دیر تک دعا کی اپنے سینہ

سے لگایا اور بیش قیمت جب اپنے دست اقدس سے آپ کو پہنایا اور والد ماجد کی صحبت

کے التزام کا حکم دیا۔ آپ نے تفسیر، حدیث، فقہ، اصول، تصوف، معقول اور دوسرے

علوم اپنے عم مکرم شاہ محمد مظہر فاروقی سے حاصل کیے۔ کتب حدیث مسند وقت شاہ

عبدالغنی سے پڑھیں، سند حدیث مسلسل بالاولیہ بھی آپ سے حاصل کی، اجازت

عامہ علامہ شیخ صدیق کمال مکی، روایات جمیع مسلسلات و مرویات شیخ (جو کتاب

م مسلسلات علامہ ابن عقیلہ، مثبت شیخ عبدالرحمن تبریزی میں مسطور ہیں) حاصل کیں۔

۱۲۷۲ھ میں اپنے والد ماجد اور جد امجد کے ہمراہ حجاز مقدس ہجرت کی،

سلوک کی تکمیل اپنے والد ماجد سے کی اور خلافت حاصل کی اور ان کی وفات کے بعد

مدینہ منورہ میں ان کی جگہ مسند ارشاد پر بیٹھے، حرمین طیبین خصوصاً مدینہ منورہ بیس برس

سے زائد عرصہ رہے اور دس ۱۰ حج کئے۔

والی رام پور نواب کلب علی خان لے کو آپ سے حد درجہ محبت و عقیدت اور اخلاص تھا جب وہ حج کے لئے گئے تو وہاں بہت اصرار کیا کہ آپ رام پور تشریف لے چلیں آپ نے فرمایا ”کچھ کام ہیں ان کو کر کے ان شاء اللہ رام پور کا سفر کروں گا“ چنانچہ آپ ۱۲۹۱ھ میں رام پور تشریف لائے اور وہاں نہایت عزت، احترام کے ساتھ قیام کیا چوک نصر اللہ خان کے قریب ”خانقاہ معصومی“ بنائی اس خانقاہ شریف کی مسجد شریف بربل سڑک ہے۔

۲۳ برس رام پور میں قیام کیا، نواب حامد علی خان کے دورِ نوابی کے اوائل میں ۱۳۲۳ھ میں مدینہ طیبہ واپسی ہوئی اور وہاں آپ کا قیام رہا، پہلی جنگِ عظیم کے دوران مدینہ منورہ میں اسبابِ خورد و نوش کی بے حد قلت ہوئی لہذا حکومتِ ترکیہ نے وہاں کے رہنے والوں کو ترکیہ، شام اور فلسطین بھیجا، آپ ۱۰ شعبان ۱۳۳۵ھ میں ملکِ شام گئے۔ اور حمص میں تقریباً دو برس اور پھر دمشق میں سات آٹھ ماہ قیام کیا اور جنگِ عظیم کے ختم ہونے پر ۱۳۳۸ھ میں مکہ مکرمہ واپس تشریف لائے اور وہاں ۱۰ شعبان ۱۳۴۱ھ میں آپ کی وفات ہوئی، اور معلیٰ میں مدفون ہوئے رحمہ اللہ ورضی عنہ۔

۱۔ نواب کلب علی خان حضرت شاہ ابوالخیر عبداللہ رحمہ اللہ کے دستِ گرفتہ تھے۔

۲۔ ۱۲۷۳ھ میں آپ کے ہاتھ بیعت ہوئے تھے۔ مقاماتِ خیر۔

ذوق سخن

آپ کو شعر و سخن کا ذوق تھا، عربی، فارسی، اور اردو شعر کہتے، تخلص ”معصوم“ تھا، عربی قصائد کا ایک مجموعہ ترکیہ میں چھپا جو چالیس صفحات پر مشتمل تھا، ۱۳۲۱ھ میں اس کا کچھ حصہ ”قصائد معصومی“ کے نام سے رامپور میں چھپا۔ ”الْمَشْنَوِي الْفَاصِلُ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ“ فارسی مجموعہ چھپا، اردو میں ”کلام معصوم“ کے نام سے چھپا ہے، آپ کے نعتیہ کلام سے چند اشعار نذر قارئین ہیں :

از انوارِ حقِ سمیعِ جمالِ روئے تو
 سجدہ گاہِ اہلِ دل باشد ہم ابروئے تو
 گُلِ چشمِ عاشقانتِ یارسولِ اللہ
 ز اں سبب سایہ ندارد قامتِ دل جوئے تو
 مصحفِ رخسارِ حضرتِ مطلعِ انوارِ حق
 منبعِ نورِ خدا باشد جمالِ روئے تو
 ظاہراً دست و گلویم بستہ زنجیر نیست
 ایں چہ طرفہ وصفِ دارِ حلقہ گیسوئے تو
 جان و دل را من خدائے لطفِ احسانتِ کنم
 گراں مایہ یک نظر آں گوشہء ابروئے تو
 افضلِ خلقِ خدائے بے شبہ ذاتِ اقدس است
 بہتر از کون و مکان باشد ہر یک موئے تو

یک نظر بر من فلکن اے رحمۃ للعالمین
 مضطرب کردہ مرا آں چشم ابروئے تو
 بوئے مشک و بوئے عنبر معصوم
 مست کردہ جسم و جانم یا نبی خوشبوئے تو



یارب بسوئے وادی یثرب سفر کروں
 خاک درِ رسول کو گھلن البصر کروں
 گر کچھ ہجومِ شوق میں گریہ سر کروں
 عالم کو آہ و نالہ سے زیر و زبر کروں
 دل میرا اشتیاقِ مدینہ سے ہے طپاں
 کیوں کر زمینِ ہند میں حضرت بسر کروں





حَبَّذَا صَلَّى عَلَيَّ صَدْرُ الْعَلِيِّ يَهِي تُو هِي
 تاجدارِ هَلْ آتَى شَمْسِ الْضَحَى يَهِي تُو هِي
 جلوۂ نورِ خدا بدرالدجی یہی تُو ہیں
 دیکھئے حضرت محمد مصطفیٰ یہی تُو ہیں
 لیلۃ المعراج میں کہتے تھے سب سے جبرئیل
 جن کا طالب ہے خدا مہ لقا یہی تُو ہیں
 دست گیر بے کساں و چارہ سازِ عاشقاں
 شافعِ کل عاصیاں روزِ جزا یہی تُو ہیں
 مقتدائے انبیاء و پیشوائے اولیاء
 بادشاہِ دوسرا خیرالورا یہی تُو ہیں
 محفلِ میلاد میں ہوتا ہے ان کا ہی ظہور
 کچھ بصیرت چاہیے وہ مہ لقا یہی تُو ہیں
 بہرِ تسکین کہتے ہیں معصوم کو شاہِ رشید
 جن کا خواہاں دل ترا وہ دل رُبا یہی تُو ہیں



اولادِ امجاد

آپ کے چھ صاحبزادے اور چار صاحبزادیاں تین ازواج سے ہوئیں۔

۱..... صبغة الله

۲..... ابوالطاہر سیف الدین

۳..... ابوالطیب مجد الدین

۴..... ابوالشرف عبدالقادر

۵..... ابوالفیض عبدالرحمن

۶..... محمد ابوسعید

شیخ ابوالطاہر سیف الدین..... آپ کی ولادت ۲۰ ذی الحجۃ ۱۲۹۸ھ کو رام پور ہوئی، محمد عبدالغنی تاریخی نام ہے۔ ۱۳۲۳ھ کو اپنے والد کے ساتھ حجاز گئے، کچھ دن رہ کر اپنی والدہ کے پاس آگئے۔ جمعہ ۱۸ ربیع الاول ۱۳۷۸ھ ۳ اکتوبر ۱۹۵۸ء میں رام پور وصال ہوا، رحمہ اللہ تعالیٰ۔

آپ اردو کے باکمال جدت طراز شاعر تھے، تخلص ”طاہر“ تھا، ایک ضخیم دیوان اور متفرق اوراق پر بہت کلام چھوڑا، آپ کے صاحبزادوں سے آپ کا کلام ضائع ہو گیا، اردو کے بعض رسائل میں جو کلام چھپا وہ بہت کم ہے۔

آپ کی ایک صاحبزادی کا نکاح شیخ عیسیٰ مظہر المدنی سے ہوا ان کے ساتھ مدینہ منورہ گئیں اور وہیں ۱۹۳۸ء میں وصال ہوا۔

حضرت ابوالشرف عبدالقادر..... ۴ ذی قعدہ ۱۳۰۱ھ رام پور میں ولادت ہوئی، تاریخی نام ”مظہر قیوم“ ہے۔ ۲۱ ربیع الاخر ۱۳۶۳ھ ۱۹۴۴ء میں مکہ مکرمہ رحلت فرمائی، آپ اپنے والد کے جانشین تھے، حضرات کے طریقہ پر قائم تھے، حافظ، عالم، صاحب نسب و ارشاد اور بلند پایہ شاعر تھے، شرف تخلص تھا، ایک ضخیم دیوان موسوم

”بہ کلام شرف“ موجود ہے غیر مطبوع ہے۔ عربی اور اردو شعر کہتے تھے، عربی کا ایک قصیدہ ”شَمْسُ التَّجَلِّي“ کے نام سے چھپا، اس میں وحدت شہود کا بیان ہے، اردو میں ”صبح حرم“ ”توشہ حقیقت“ دیوانہ حجاز“ اور ”ہنجر سخن“ چھپ چکے ہیں۔

شیخ ابوالفیض عبدالرحمن..... آپ کی ولادت ۱۸/۱۲/۱۳۰۲ھ میں رام پور ہوئی ”مظہر الحسین“ تاریخی نام ہے، قرآن کریم حفظ کیا، علم دین حاصل کیا، فن اصول میں ”وصول الماشی الی اصول الشاشی“ نا تمام رسالہ لکھا، آپ کا حافظہ قوی تھا، کم گو تھے، ذوق سخن خوب تھا، تخلص ”فیض“ تھا، آپ کا مجموعہ ”چشمہ فیض“ کے نام قلمی ہے۔ شادی کی، دو اولادیں ہوئیں اور پھر اہلیہ اور اولاد کی وفات ہوئی، وہ اس صدمہ کو برداشت نہ کر سکے، دماغ پر اثر ہوا، اور پھر تاریخی نام نے یہ اثر دکھایا کہ ۱۰/۱۰/۱۳۳۳ھ بروز جمعہ اپنے والد کی حیات میں ہی راہی بقا ہوئے، شام ”صالحیہ“ میں آسودۂ لحد ہوئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

حضرت محمد ابوسعید..... آپ کی ولادت رام پور میں ۲۲/ربیع الاول/۱۳۱۷ھ ۱۳/جولائی/۱۸۹۹ء میں رام پور ہوئی، جس وقت آپ کے والد ماجد رام پور چھوڑ کر حرمین شریفین ہجرت کر کے جا رہے تھے، آپ کی عمر چھ سال تھی، مدینہ منورہ میں قرآن کریم حفظ کیا اور آپ کی قراءت دل کش و شیریں تھی، جہری نماز میں سامعین خوب لطف اٹھاتے خاص کر جب کہ قراءت قدرے طویل ہوتی، علوم دینیہ سے بہرہ ور ہوئے، ذوق سخن خوب تھا جب چاہتے عربی، اردو اشعار کہہ لیتے فارسی میں کبھی کہتے، زیادہ تر ”آمد“ کسی مناسبت کی وجہ سے ہوتی۔

۱۳۲۱ھ میں آپ کے والد ماجد کی وفات ہوئی تو حجاز سے رام پور تشریف لائے اور ”خانقاہ معصومی“ آپ کے وجود سے آباد ہوئی، تقریباً ۲۲ برس مسلسل رامپور قیام رہا، جب آپ کے برادر کلاں ابوالشرف کی وفات مکہ مکرمہ میں ہوئی تو جانداد کے سلسلے میں اکثر وہاں جاتے رہے، حکومت سعودیہ عربیہ کی جانب سے آپ کو وہاں کا پاسپورٹ ملا تھا، دو بیٹے، اور چار بیٹیاں تھیں۔

تالیفات

- ۱..... وُضُوحُ الْمَعَانِي تَفْسِيرُ كَلَامِ الرَّبَّانِي. سورہ مائدہ تک تفسیر، غیر مطبوع۔
- ۲..... رِيَاضُ الْحِكْمِ فِي مَعَارِفِ الْقَدَمِ.
- تصوف میں عربی تالیفِ قیم ہے، غیر مطبوع۔
- ۳..... الْأَدْعِيَةُ الْمَأْتُورَةُ الْمَعْصُومِيَّةُ.
- ۴..... إِجَازَةُ الْإِرْشَادِ .
- عربی، یہ رسالہ شیخ اسعد نبیرہ مولانا شیخ خالد مجددی کو لکھ کر دیا غیر مطبوع۔
- ۵..... أَفْصَحُ الْبَيَانِ فِي مَكَايِدِ الشَّيْطَانِ. اردو میں مطبوع۔
- ۶..... شَمَائِلُ الْعَارِفِينَ فِي سِيرَةِ الْمُجَدِّدِينَ.
- عربی میں، غیر مطبوع، یہ رسالہ مولانا عبدالحی لکھنوی کی خواہش پر تالیف کیا۔
- ۷..... كَشْفُ الْغِطَاءِ عَنِ أَهْلِ الْخَطَايَا.
- اردو میں مطبوع۔
- ۸..... السَّبْعُ الْأَسْرَارُ فِي مَدَارِجِ الْأَخْيَارِ.
- اردو میں مطبوع۔
- ۹..... ذِكْرُ السَّعِيدِينَ فِي سِيرَةِ الْوَالِدِينَ.
- اردو میں مطبوع۔

۱۰.....الْكَهْفُ الْمَتِينُ مِنْ مَّنْهَجِ الرَّسُولِ الْأَمِينِ.

حصن حصین کا خلاصہ مطبوع ہے۔

۱۱.....سَعِيدُ الْبَيَانِ فِي مَوْلِدِ سَيِّدِ الْإِنْسِ وَالْجَانِ کی تہذیب۔

(اردو) مطبوع۔

۱۲.....الْفَوَائِدُ الضَّابِطَةُ .

اپنے جدا مجد شاہ احمد سعید علیہ الرحمۃ کی فارسی کتاب کا عربی میں ترجمہ کیا۔

۱۳.....أَحْسَنُ الْكَلَامِ فِي إِثْبَاتِ الْمَوْلِدِ وَالْقِيَامِ

۱۴.....قَصَائِدِ مَعْصُومِي . عربی قصائد کا مجموعہ، ترکیہ میں چھپا۔

۱۵.....انتخاب معصوم۔ فارسی کلام کا مجموعہ۔

۱۶.....کلام معصوم۔ اردو میں کلام، مطبوع ہے۔

خلفاء کرام

- ۱..... حافظ نسیم احمد مجددی۔
 ۲..... میاں دانش باقی مجددی
 ۳..... مولانا فقیر محمد کولابی
 ۴..... ملا برات محمد بدخشان
 ۵..... میاں عبدالرشید بلند شہری ۶..... ملا یوسف بخاری
 ۷..... مولوی محمد حسین شاہ جہانپوری ۸..... ملا نذر محمد بخاری
 ۹..... عبدالقادر خان رام پوری ۱۰..... ملا عبدالرحیم کولابی
 ۱۱..... ملا عبداللہ پیشاوری ۱۲..... ملا عبدالکریم پیشاوری
 ۱۳..... حافظ محمد جان رامپوری ۱۴..... ملا اشرف
 ۱۵..... مولوی عبداللہ سلٹھی پرچکی ۱۶ عبدالرب خان رامپوری
 ۱۷..... محمد بشیر خان رامپوری
 ۱۸..... حاجی نیاز احمد خان مراد آبادی۔ رحمہم اللہ

أَحْسَنُ الْكَلَامِ فِي إِثْبَاتِ الْمَوْلِدِ وَالْقِيَامِ

یہ تصنیف لطیف میلاد مبارک اور اس میں قیام کے اثبات میں انتہائی مضبوط و مدلل تاریخی دستاویز ہے، حضرت مصنف علیہ الرحمہ نے اس میں قرآن کریم، احادیث شریفہ، اقوال ائمہ، اسلاف کے عمل، تاریخ اور علمائے عرب و عجم کے فتاویٰ سے اپنے موقف کو واضح کیا ہے، اور یہ ثابت کیا ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد مبارک کی محافل و مجالس کے انعقاد پر ہمارے اسلاف و اکابر جن

۱۔ ذِکْرُ السَّعِيدِينَ فِي سِيرَةِ الْوَالِدِينَ شَاهِ مُحَمَّدٍ مَعْصُومٍ فَارُوقِي مَجْدِي ص ۱۳۳۔

ماخوذ: مقامات خیر شاہ ابوالحسن زید فاروقی مجددی رحمۃ اللہ علیہ۔

کے اقوال ہمارے لیے حجت و دلیل ہیں مثلاً: علامہ ابن حجر عسقلانی، امام جلال الدین سیوطی، امام ابن حجر مکی، امام ابو شامہ استاد امام نووی رحمہم اللہ اور خصوصاً علمائے حریم شریفین سب اس بات پر متفق تھے کہ ایسی محافل میلاد و قیام مستحب و مستحسن ہیں، اس بارے میں ان کے فتاویٰ و تحریرات بھی موجود ہیں۔

تحریر مبارک قدیم اردو میں ہے اس میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی تاکہ افادیت، اثرات و برکات میں کمی واقع نہ ہو، چوں کہ حضرت مصنف رحمہ اللہ بلند پایہ عالم ربانی اور عظیم المرتبت عارف حقانی تھے اسی لیے آپ کی تحریر مبارک نہایت قابل قدر، غایت درجہ مدلل از حد باعث تسکین قلب و روح ہے، ۱۳۰۸ھ میں یہ کتاب غالباً دہلی طبع ہوئی، اب عرصہ سے ناپید تھی اور صاحبان علم و عرفان کی تشنگی دور کرنے کے لیے اب اس کی دوبارہ طباعت ہو رہی ہے، اس کا مطبوعہ نسخہ صاحب زادہ پروفیسر محمد سعد سراجی مرشد بابا حَفِظَهُ اللهُ موسى زئی شریف کے توسط سے میسر آیا۔

جَزَاهُ اللهُ خَيْرًا

حَرَّرَهُ لَاشِيئِ

محمد بدرالاسلام صدیقی

عفی عنہ

خانقاہ سلطانیہ، جہلم

۶ جمادی الثانی ۱۴۳۱ھ بروز جمعہ

بمطابق، ۲۱ مئی ۲۰۱۰ء

تقریظ

از

فکرِ نارسا منشی محمد علی خان عرف دولہا خان خادمِ حضرت مصنف

بعد حمد و ثنائے منعمِ حقیقی و درودِ نامحدود حضرت محبوبِ ایزدی و شکرِ نعمتِ منعم

مجازی دولہا خان خادمِ حضرت مصنف رقم پرداز ہے، اور رقم پرداز ہزار جان و دل سے، صدقے ناز و انداز ہے کہ جس سے دل کو ہوش، جان کو نوش، چشم کو آرام، گوش کو پیغام، ناظرین کو بشارت شائقین کو مسرت یعنی ایک نادر رسالہ مسمیٰ أَحْسَنُ الْكَلَامِ فِيْ اِثْبَاتِ الْمَوْلِدِ وَالْقِيَامِ رَدِّ وَهَابِيَاں پذیرائے طبعِ عالم و عالمیاں، بے مثل، بے نظیر، واللہ خاص و عام کا دل پذیر، عبارت میں لاجواب متانت میں انتخاب، فصاحت کی جان، بلاغت کا ایمان۔

مصنف اس رسالہ کے آفتابِ فلک و لایت، ماہتابِ گردونِ کرامت، کاشفِ اسرارِ ربانی و واقفِ رموزِ یزدانی، مظہرِ فیضِ الہی، مصدرِ تجلیاتِ نامتناہی، تصوف تو اُن کا حصہ ہے باقی سب کہانی اور قصہ ہے، معرفت تو اُن کی مورثی جاگیر ہے، اور کیوں نہ ہو کہ وہ مقبولِ صغیر و کبیر ہیں، صوفی والا مقام، مرجعِ خاص و عام، ستودہٗ اخلاق، مدوحِ آفاق، اعنی جنابِ مستطابِ حضرت مولانا شاہ محمد معصوم سلمہ اللہ تعالیٰ نے ۱۳۰۸ ہجری میں چھپوایا ہے جس کے سبب سے یہ مضمون بطورِ تقریظ لکھنے میں آیا ہے۔

مختصر قصہ مختصر گفتار ہو مخاطب کی میرے عمر دراز

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ جَلَّ وَعَلَىٰ وَنُصَلِّيٰ وَنُسَلِّمُ عَلٰی سَيِّدِ الْوَرٰی شَمْسِ
الضُّحٰی بَدْرِ الدُّجٰی صَاحِبِ مَقَامِ قَابِ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰی حَضْرَةَ اَحْمَدَ
مُجْتَبٰی مُحَمَّدِ بْنِ الْمُصْطَفٰی وَعَلٰی آلِهِ وَاَصْحَابِهِ التُّقٰی وَالنُّقٰی.

اَمَّا بَعْدُ: فقیر محمد معصوم نقشبندی مجددی نسبتاً طریقتاً کان

اللہ تعالیٰ لہ ظاہر کرتا ہے کہ جامع العلوم عرفان دستگاہ برادر طریقت مولوی
عبداللہ سلہٹی پر چکی نے لکھا ہے کہ بعضے لوگ بنگالہ مثل فرقہ وہابیہ کے انکار کرتے ہیں
انعتقاد مجلس مولد شریف حضرت سرور کائنات مفرج موجودات سے علیہ وعلیٰ الہ
وَأَصْحَابِهِ أَفْضَلُ الصَّلَوَاتِ وَاكْمَلُ التَّحِيَّاتِ اور نیز انکار کرتے ہیں قیام
سے وقت ذکر ولادت شریف کے اور کہتے ہیں کہ بدعت سنیہ اور ناروا ہے اور
مرتب اس کا خلاف راہ سنت اور مخالف طریق ہدی ہے، اور بکمال اصرار مُسْتَدْعٰی
ہوئے کہ ان دونوں امروں کے اثبات میں ایک ایسا رسالہ تحریر کیا جائے جس سے
منکرین کو جواب دندان شکن دیا جائے لہذا میں نے یہ چند اوراق بنظر اظہار حق
وتمسک اخوان دینی و برادران یقینی اِز قَامِ کیے اور تفصیلِ اَدْلَہ کو اس کے محل و ماخذ پر
حوالہ کر کے بطریق اجمال ہر بحث میں کلام کیا اول سے آخر تک اختصار ملحوظ رہا قدر
ضروری پر جس سے چارہ نہیں اکتفا کیا اور بامید حسن قبول اس کا نام:-

”أَحْسَنُ الْكَلَامِ فِي اثْبَاتِ الْمَوْلِدِ وَالْقِيَامِ“ رکھا۔

وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللّٰهِ وَبِهِ اسْتَعِينُ.

جاننا چاہیے کہ بڑے بڑے علمائے اعلام اور فضلائے عالی مقام جیسے ابن حجر عسقلانی اور جلال الدین سیوطی اور ابن حجر مکی اور شیخ ابوشامہ استاد امام نووی وغیرہم بھی مقتداء تھے اپنے زمانہ حیات میں اور ان کا قول و فعل حجت ہے واسطے نزدیک علماء اہل سنت کے بعد الممات، قائل ہیں استحبابِ محفلِ مولد اور قیام وقت ذکرِ ولادتِ مُدیف کے بنظر تعظیم و تکریم سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم، اور فتویٰ دیا انہوں نے ان دونوں امروں کے مستحب ہونے کا اور ثابت کیا استحباب کو ساتھ دلائلِ واضحہ اور براہینِ لائحہ کے اور ان اکابرِ دین اور اساطین^۱ اشرح مبین کے زمانہ سے آج تک تمامی علماء انا م شرقاً و غرباً، جنوباً و شمالاً خصوصاً علماء حرمین شریفین زَادَهُمَا اللّٰهُ شَرَفًا وَتَعْظِيمًا اور علماء مصر و شام و یمن و ہند وغیرہم سب اتفاق کرتے چلے آئے اوپر مستحب ہونے محفلِ مولد اور قیامِ مذکور کے اور فتاویٰ و تحریرات بے حد اور کتب و رسائل لَا تُحْصَى وَلَا تُعَدُّ اس باب میں تالیف و تصنیف کئے کسی شخص کے لئے کہیں پر جائے گفت اور گنجائش چون و چرا کی اصلاً نہ چھوڑی^۲ مگر یہ فرقہ مبتدعہ جس کی بنا ہے اوپر مخالفت علماءِ راہنہ کے اور جن کی غذا ہے طعن و تشنیع اوپر علماءِ رہبانین کے، جن کا دَیْدَانٌ^۳ ہے اخذاتِ بدعت بنام نہاد عمل بالحدیث و اتباع سنت، جن کا شیوہ ہے شقاقِ خیار امت^۴ یعنی صوفیہ کرام علیہم الرضوان والرحمت، جن کے خمیرِ طینت میں ہے اپنی شہرت ساتھ نکالنے کسی نئی بات کے خواہ وہ حق ہو یا باطل، جن کی گھٹی میں پڑا ہوا ہے ذوقِ انگشت نمائی با بجا و بندہ، عام اس سے کہ وہ کام کی بات ہو یا محض عاقل^۵

۱ اساطین: بھتم۔ ۲ فی الاصل "ئے" ہے۔ ۳ عادت، خو، خصلت۔

۴ امت میں سے بہترین لوگوں کی مخالفت۔ ۵ بے کار۔

اس فرقہ کو ان کتب و رسائل سے جن میں اُن اکابر مصنفین نے براہین قاطعہ اور اَدلّہ ساطعہ کے روشن چراغ جلا کر واسطے رہروانِ طریقِ ہدایت اور طالبینِ راہِ طریقت کے جا بجا رکھ دیئے ہیں سوائے ظلمت، ضلالت کے اور راہ نہیں سو جھتی ہے۔

وَلَنِعْمَ مَا قَبِلَ (کیا خوب کہا گیا :-

باران کہ در لطافتِ طبعش خلاف نیست

در باغِ لاله روید و در شورہ بومِ خس ۱

اور طرہ یہ کہ اٹے اکابر علمائے دین اور فضلائے محققین کو موردِ سہامِ طعن

و ملام بناتے ہیں اور اپنی گمراہی سے بے خبر ایسے ایسے برگزیدگانِ بارگاہِ احدیت پر

خلافِ حق کا اتہام اور الزام لگاتے ہیں یعنی اپنی ضلالت کو متعدی کرتے ہیں، اور تخم

ضلالت کے بونے پر مرتے ہیں :-

كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ إِنْ يَقُولُونَ إِلَّا كَذِبًا ۲

ضَلُّوا فَاضْلُوا وَاضَاعُوا فَاَضَاعُوا ۳

اور منشاء اس کا نہیں مگر جہالت اور کور باطنی۔

خَتَمَ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ وَعَلَى سَمْعِهِمْ وَعَلَى أَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةً ۴

ان کو اتنا نہیں سو جھتا کہ محفلِ مولدِ شریف میں سوائے ذکرِ خدائے تعالیٰ اور

ذکرِ رسولِ مقبول و محبوب صلی اللہ علیہ وسلم اس کے کے جو عبارت ہے ذکرِ ولادت

۱ ہارش جس کی طبیعت کی لطافت میں کوئی اختلاف نہیں لیکن باغ میں اس سے لالہ کے پھول اُگتے ہیں اور شورہ بلی سرزمین

میں گھاس کے تنکے۔ ۲ کتاب بڑا بول ہے کہ ان کے منہ سے لکھا ہے تراجموٹ کہہ رہے ہیں۔ سورۃ الکہف۔

۳ خود گمراہ ہوئے پھر دوسروں کو گمراہ کیا خود ضائع ہوئے اور دوسروں کو ضائع کیا۔

۴ اللہ نے ان کے دلوں پر اور کانوں پر مہر کر دی اور ان کی آنکھوں پر پردہ ہے۔ سورۃ البقرۃ۔

شریف و شمائلِ نبویہ و معجزاتِ مصطفویہ و بیانِ معراجِ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے، اور کیا چیز ہے جس کی وجہ سے ممانعت کی جاتی ہے، اسی طرح قیامِ وقت ذکرِ ولادت میں جو خاص واسطے تعظیم و توقیر اس سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہے حالاں کہ تعظیم اس سید المرسلین و خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی فرضِ عین ہے ساری امت پر اور کیوں نہ ہو کہ وہ حضرت حق سبحانہ کے معظم اور پیارے ۱ ہیں۔ اور جمیع انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور تمامی اولیاءِ عظام بلکہ جملہ خلایق کا وسیلہ اور سہارا ہیں ۲ کوئی حیثیت مانعہ موجود ہے جس کے سبب سے اس پر حکمِ بدعت کی داد دی جاتی ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے آئے میرے پاس جبرئیل علیہ السلام پس عرض کیا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے تم کو معلوم ہے کہ میں نے تمہارا ذکر کس طرح بلند کیا؟ میں نے کہا اللہ اور اللہ کا رسول ۳ زیادہ جاننے والا ہے، جبرئیل علیہ السلام نے کہا حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جس وقت میرا ذکر کیا جائے اُس وقت میرے ساتھ تمہارا بھی ذکر کیا جائے اور جس شخص نے تم کو یاد کیا اس نے مجھ کو یاد کیا اور ایمان کو میں نے کامل کیا ہے کہ تمہارا ذکر ہو ہمارے ذکر کے ساتھ جیسا کہ فرمایا:-

”أَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ“ ”وَأَمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ“

کہ جمع کیا اپنے ساتھ اپنے رسول کو ساتھ واو عطف کے جو شرکت کے واسطے ہے اور دوسرے کے لئے جائز نہیں، یہ دونوں ذکر یعنی ذکر اللہ اور ذکر الرسول موقوف علیہ ایمان

۱ فی الاصل ”کا“ ہے۔ ۲ فی الاصل ”پیارا“ ہے۔ ۳ فی الاصل ”ہے“ ہے۔

۴ اللہ کا رسول: یہاں مراد جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ ۱۲ منہ

کے ہیں کہ ایمان کی تکمیل بغیر ان دونوں کے محال ہے، اعظم شعار اسلام اور بہترین احکام جو اذان اور نماز ہیں ان کا بھی جز ہے ذکر الرسول مثل ذکر اللہ کے، اور سوائے اس کے آیات اور احادیث اس مضمون کی بہت ہیں، پس جب ثابت ہوا کہ ذکر آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بعینہ ذکر ہے خدائے تعالیٰ کا تو اب جو شخص کہ منع کرے اس ذکر شریف سے وہ فی الحقیقت مانع ہے ذکر الہی سے۔

نَجَّانَا اللَّهُ سُبْحَانَهُ عَنْهُمْ وَعَنْ مُجَالَسَتِهِمْ وَمُكَالَمَتِهِمْ .

بچائے ہم کو اللہ تعالیٰ اور سب بھائی مسلمانوں کو ان کے ساتھ بیٹھنے اور بات کرنے اور ایسی گمراہی سے۔

لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَفِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ .

دنیا میں ایسے گمراہوں کی سزا خواری ہے اور آخرت میں عذاب بہاری لے
بموجب دلائل مذکورہ اور براہین مسطورہ کے۔

اس فرقہ کے ایمان کے نقصان پر ان کا انکار حجت واضح ہے کہ مانع ہیں ذکر اور تعظیم آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے، ان کو چاہیے کہ پہلے اپنے ایمان کی فکر کریں اور اس کی درستی کا ذکر، پھر امر و نہی اور سنت و بدعت میں بحث کریں۔

فرمایا اللہ تعالیٰ نے:-

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ . أَيْ بِالنُّبُوَّةِ وَغَيْرِهَا وَأَيُّ رَفَعٍ مِثْلَ أَنْ
قَرَنَ اسْمَهُ بِاسْمِهِ فِي كَلِمَةِ الشَّهَادَةِ وَالْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ وَالْخُطْبَةِ وَجَعَلَ
طَاعَتَهُ طَاعَتَهُ وَصَلَّى عَلَيْهِ فِي مَلَأْ نِكْتِهِ وَأَمَرَ الْمُؤْمِنِينَ بِالصَّلَاةِ عَلَيْهِ

وَحَاطَبَهُ بِالْأَلْقَابِ الَّتِي لَمْ يُحَاطَبْ بِهَا أَحَدًا مِنْ عِبَادِهِ وَوَرَدَ فِي
 الْأَحَادِيثِ الصَّحِيحَةِ أَنَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ
 وَكَثُرَ النَّاسُ تَبَعًا يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَآكْرَمُ الْأَوْلِيَيْنِ وَالْآخِرِينَ عَلَى اللَّهِ وَأَوَّلُ
 مَنْ يُنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ وَأَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مَنْ يُقْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ فَيَفْتَحُ اللَّهُ
 لَهُ وَحَامِلُ لِيَوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ تَحْتَهُ آدَمُ فَمَنْ دُونَهُ وَهُوَ الَّذِي قَالَ
 عَلِمْتُ عِلْمَ الْأَوْلِيَيْنِ وَالْآخِرِينَ وَنَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ
 وَأَنَا قَائِلٌ قَوْلًا غَيْرَ فَخْرٍ وَأَنَا حَبِيبُ اللَّهِ وَأَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِينَ وَلَا فَخْرَ
 وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِنَّ
 اللَّهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ ثُمَّ جَعَلَهُمْ فَرِيقَيْنِ فَجَعَلَنِي فِي
 خَيْرِهِمْ فِرْقَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ قَبَائِلَ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ قَبِيلَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ بِيُوتًا
 فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ بَيْتًا فَأَنَا خَيْرُهُمْ بَيْتًا وَخَيْرُهُمْ نَفْسًا وَأَنَا أَوَّلُ النَّاسِ
 خُرُوجًا إِذَا بُعِثُوا وَأَنَا قَائِدُهُمْ إِذَا وُفِدُوا وَأَنَا خَطِيبُهُمْ إِذَا نَصَبُوا وَأَنَا
 مُتَشَفِعُهُمْ إِذَا حُبِسُوا وَأَنَا مُبَشِّرُهُمْ إِذَا نَسُوا وَالْكَرَامَةَ وَالْمَفَاتِيحُ يَوْمَئِذٍ
 بِيَدِي وَلِيَوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَئِذٍ بِيَدِي وَأَنَا أَكْرَمُ وُلْدِ آدَمَ عَلَى رَبِّي يَطُوفُ
 عَلَيَّ أَلْفُ خَادِمٍ كَانَهُمْ بِيضٌ مَكْنُونٌ وَإِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ كُنْتُ إِمَامَ
 النَّبِيِّينَ وَخَطِيبُهُمْ وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ غَيْرَ فَخْرٍ لَوْلَاهُ لَمَا خَلَقَ اللَّهُ
 سُبْحَانَهُ الْخَلْقَ وَلَمَا أَظْهَرَ الرَّبُّوْبِيَّةَ وَكَانَ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّينِ .

یعنی فضائل و کمالات فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بے حد و نہایت ہیں نہ کسی بشر کو

استیطاعت ہے ان کے احاطہ کی، نہ کوئی شخص قدرت رکھتا ہے ان کے احصا کی بلکہ جو

خصوصیات اور عنایات اور جو جو کمالات آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حق تعالیٰ نے عطا فرمائے ہیں اُن کو کوئی جان بھی نہیں سکتا اور نہ اذراک میں کسی کے آسکیں، سوائے حق تعالیٰ کے کسی کو ان کا علم و احاطہ ممکن نہیں یا جس کو جس قدر عطاء فرمایا ہے وہی جانتے ہیں چنانچہ اند کے نمونہ از بسیارے چند آیات قرآن شریف اور چند احادیث صحیحہ جن سے فضائل و کمالات آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ثابت ہیں وہ بھی احادیث ہیں جو لکھی گئیں مِنْ جُمْلَه ان کے آیات یہ ہیں: فرماتا ہے اللہ تعالیٰ:-

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ. ۱

یعنی بلند کیا تمہارے ذکر کو۔

ساتھ نبوت وغیرہ کے اور کونسی رفعت اُس کے برابر ہوگی کہ مقارن کیا اللہ تعالیٰ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک کو اپنے نام مبارک کے ساتھ کلمہ شہادت میں اور اذان میں اور اقامت میں اور خطبہ میں اور گردانی اللہ تعالیٰ نے اطاعت آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عین اطاعت اپنی چنانچہ فرمایا:-

مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ اطَاعَ اللَّهَ. ۲

اور درود بھیجتا ہے حق تعالیٰ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنے ملائکہ کے ساتھ اور حکم فرمایا مومنین کو درود بھیجنے کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر چنانچہ فرمایا:-

اِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلٰى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا. ۳

۱ سُوْرَةُ الْاَنْشُرَاح. ۲ جس نے رسول کا حکم مانا بے شک اس نے اللہ کا حکم مانا۔

۳ بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس نبی مکرم پر اے ایمان والو! تم بھی آپ پر درود بھیجا کرو۔

سُوْرَةُ الْاٰخْزَاب.

اور ایسے ایسے لقبِ عظمت اور علوٰ مرتبہ کے ساتھ حق تعالیٰ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب فرمایا کہ کسی بندہ کو اپنے عباد میں سے نہ ایسا خطاب کیا نہ وہ لقب بخشا چنانچہ فرمایا:-

وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ۔۱

ترجمہ: اور تحقیق تو البتہ اوپر خلق بڑے کے ہے۔

اور فرمایا:-

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ.

ترجمہ: اور نہیں بھیجا ہم نے تجھ کو مگر رحمت واسطے سب عالموں کے۔

اور فرمایا:-

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا.

ترجمہ: اے نبی تحقیق ہم نے بھیجا تجھ کو گواہ اور خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا اور پکارنے والا طرف اللہ تعالیٰ کے، ساتھ حکم اس کے کے، اور چراغ روشن۔

اور فرمایا:-

وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ.

ترجمہ: اور نہیں تھا اللہ کہ عذاب کرتا ان کو اور تو بیچ ان کے تھا۔

اور فرمایا:-

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ

عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَوْفٌ رَّحِيمٌ.

ترجمہ: البتہ تحقیق آیا ہے تمہارے پاس پیغمبر تمہارے آپس میں سے، شاق ہے اس پر جو ایذا تم کو ہو، حریص ہے تمہاری بھلائی کرنے پر، مہربانی کرنے والا ہے مسلمانوں پر۔

ماسوا ان آیات کے اور بہت آیات ہیں کہ جن سے فضائل اور کمالات

عظمت آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہر و باہر ہیں۔

اور ترجمہ ان احادیث صحیحہ کا جو عنقریب لکھی ہیں تحریر ہوتا ہے:-

کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سردار ہیں اولادِ آدم کے، اور قیامت کے

دن آپ کے تابع دار بہت ہوں گے بہ نسبت اور انبیاء علیہم السلام کے، اور آں حضرت

صلی اللہ علیہ وسلم سب اولین اور آخرین سے بزرگ ہیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک، اور

سب سے پہلے آپ قبر سے نکلیں گے، اور سب سے پہلے آپ شفاعت کریں گے، اور

سب سے پہلے آپ کی شفاعت مقبول ہوگی اور سب سے پہلے آپ دروازہ جنت کو

کھلوائیں گے اللہ تعالیٰ کے حکم سے، اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اٹھائیں گے حمد

کا جھنڈا دن قیامت کے اور آپ کے ہی جھنڈے کے نیچے حضرت آدم علیہ السلام اور

اور ماسوا ان کے انبیاء عظام علی نبینا وعلیہم الصلاۃ والسلام اور جمیع مومنین ہوں گے، اور

فرمایا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو علمِ اولین آخرین سکھایا گیا، اور ہم سب

انبیاء کے پیچھے آئے دنیا میں اور قیامت کے دن سب سے آگے ہوں گے یعنی درجہ اور

مرتبہ میں اور یہ بات میں فخر سے نہیں کہتا اور میں حبیب اللہ ہوں یعنی اللہ کا محبوب، اور

میں کھینچنے والا ہوں پیغمبروں کا اور یہ کوئی فخر کی بات نہیں یعنی آپ پیشوا ہوں گے دن

قیامت کے اور سب پیغمبر آپ کی پیروی کریں گے اور میں خاتم النبیین ہوں کہ

میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا اور فخر سے نہیں کہتا اور میں محمد ہوں بیٹا عبد اللہ کا پوتا عبد
المطلب کا تحقیق اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا مخلوق کو پس گردانا مجھ کو ان کے بہتر میں، یعنی نور
آپ کا ہر زمانہ میں جو بہترین اولاد حضرت آدم علیہ السلام سے ہوتا اُس کو نور مذکور سے
مُعَزَّزُ کیا جاتا، پھر کیا مخلوق کو دو فرقہ اور کیا مجھ کو بہتر فرقہ میں، پھر گردانا اللہ تعالیٰ نے
فرقہ کو قبیلہ اور قوم اور کیا مجھ کو بہتر قبیلے میں، پھر بنایا اللہ تعالیٰ نے اُس قبیلے کو خاندان
اور پیدا کیا مجھ کو بہتر خاندان میں، پس میں ساری مخلوق سے بہتر ہوں خاندان میں اور
بہتر ہوں اپنی ذات میں اور میں سب لوگوں سے پہلے نکلوں گا جب اٹھائیں جائیں
گے یعنی قبروں سے دن حشر کے اور میں ان کا پیشوا ہوں گا جس وقت حق کے سامنے
حاضر کئے جائیں گے اور میں حق تعالیٰ سے بات کروں گا جس وقت سب چپکے
ہوں گے اور میں ان کا شفیع ہوں گا جس وقت سب محبوس ہوں گے اور میں ان کا
بشارت دینے والا ہوں جس وقت نا امید ہوں گے، اور کرامت اور کنجیاں اس دن
میرے ہاتھ میں ہوں گی اور جھنڈا احمد کا اُس دن میرے ہاتھ میں ہوگا اور میں سب
اولادِ آدم میں زیادہ بزرگ ہوں نزدیک اپنے رب کے، طواف کرتے ہیں میرا یعنی
ہر وقت میرے ساتھ رہتے ہیں ہزار خادم فرشتے بہت خوبصورت، اور جب دن
قیامت کا ہوگا تو میں سب انبیاء کا امام ہوں گا اور ان کا خطیب اور ان کا شفیع ہوں گا اور
فخر سے نہیں کہتا، اگر آپ نہ ہوتے حق تعالیٰ مخلوق کو نہ پیدا کرتا، اور نہ ظاہر کرتا اپنی
اُلُوہیت اور خدائی کو، اور تھے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبی اور آدم علیہ السلام ابھی
پانی اور مٹی میں تھے۔

اور سوائے اس کے اور بہت سی احادیث اسی طرح آپ کے اوصاف کمال

اور کمال اوصاف میں وارد ہیں:۔

نماند بعصیاں کسے در گرو ۱
 کہ دارد چنیس سید پیشرو
 محمد عربی کابروے ہر دوسراست
 کسیکہ خاک درش خاک بر سر او
 خاکی وبہ اوج عرش منزل
 امی و کتاب خانہ در دل

جمع صفات کمال میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بے مثل اور بے نظیر ہیں۔

نہ مثل اس کا ہوا پیدا نہ ہو گا اور نہ ہے کوئی

نہ مانوں مسئلہ ہرگز کسی زندیق مرتد کا

پس بڑے بدنصیب ہیں وہ لوگ جو منع کرتے ہیں آپ کے ذکر شریف سے

اور باز رہتے ہیں آپ کی تعظیم و تکریم سے بلکہ حرام اور بدعتِ سنیہ کہتے ہیں اور پھر

اپنا نام محمدی اور عامل بالحدیث رکھتے ہیں یہ سراسر مخالفت ہے کتاب اللہ اور سنت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی اور خلاف ہے سنت صحابہ اور طریق تابعین و تبع

تابعین اور اتفاق مجتہدین سلف اور علماء عالمین خلف کے، اس واسطے کہ ذکر ولادت

اور شمائل شریفہ اور اخلاق مدیفہ اور معراج اور معجزات اور وفات اس مظہر جامع جمع

۱۔ کوئی شخص گناہوں کی باعث گردی نہیں رہے گا، کیوں کہ وہ ایسا سردار اپنا پیشوا رکھتا ہے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

جو دونوں جہانوں کی آبرو ہیں، جو شخص آپ کے در کی خاک نہیں اس کے سر پر خاک پڑے آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاکی ہیں لیکن

علو مرتبت کے اعتبار سے آپ کی منزل عرش ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم امی ہیں لیکن کتاب خانہ آپ کے دل میں ہے۔

صفات کمال ظاہری و باطنی حق کے ثابت ہے کتاب و سنت اور آثار صحابہ اور اقوال تابعین و تبع تابعین اور اخبار سلف سے۔

بڑا سرمایہ اعتراض اس فرقہ کا یہ ہے کہ کہتے ہیں کہ قرونِ ثلاثہ یعنی آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور اصحاب کرام اور تابعین کے زمانہ میں یہ محفل منعقد نہیں ہوئی اور نہ قیام وقت ذکر و ولادت کے ان تینوں زمانوں سے مروی ہوا اس لئے بدعت ہے۔

جواب..... اس کا یہ ہے کہ اس کے نفس بدعت ہونے سے کوئی محذور شرعی لازم نہیں آتا دیکھو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تراویح کو کہ عہدِ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں نہ تھی:- نِعْمَةُ الْبِدْعَةِ هَذِهِ. فرمایا:- یعنی یہ اچھی بدعت ہے۔

پس خود حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول سے بدعت میں حُسن ثابت ہوا چنانچہ علماء اہل سنت نے بدعت کی پانچ قسمیں کی ہیں:-

۱..... واجب۔ ۲..... مستحب ۳..... مباح

۴..... مکروہ ۵..... حرام

اور تفصیل ہر ایک کی موجب تطویل ہے علماء شریعت رحمہم اللہ تعالیٰ نے تفصیل بشرح و وسط اُس کے محل میں لکھی ہے اور اس مختصر میں گنجائش اُس کے درج کی نہیں ہے، لہذا ہم اصل مطلب کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

محفل مولد شریف جس میں اُن امور مذکورہ بالا کا بیان ہوتا ہے اُس کے اِسْتِحْبَاب میں کیا شک ہے یہ سب امور تو زبان صحابہ اور تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہیں،

غایت یہ ہے کہ بحیثیت اجتماع منقول نہیں ہیں فرادی فرادی امر وی ہیں پس اگر مجموعہ روایات کہ بہیئت اجتماعی پڑھیں تو اس کی ممانعت کی کیا وجہ ہے بلکہ موجب زیادت برکات اور باعث کثرت فیضان و انوار ہوگا چنانچہ کتب علوم دیدیہ خصوصاً علم تفسیر و حدیث مثل صحاح ستہ بخاری شریف و مسلم وغیرہما کہ جن کا رتبہ صحت میں بعد قرآن مجید کے کل علماء متقدمین و متاخرین کے نزدیک مسلم ہے باوجودیکہ وجود ان کتابوں کا قرون ثلاثہ میں نہ تھا اور پھر یہ کتابیں کتنے درجہ صحت و اعتبار کو پہنچیں اور اصول دین و اساس شرح متین مقرر ہوئیں، جو لوگ منکر مولد شریف کے پڑھنے کے ہیں خاص کر ان کا دار و مدار ان ہی کتابوں پر ہے اور یہ امر ظاہر ہے کہ ان کتابوں میں بھی احادیث و اقوال و آثار صحابہ متفرق جمع کئے ہیں ایسے ہی مولد شریف میں بھی احادیث و اقوال صحابہ کو جمع کر کے پڑھتے ہیں پس جو مولد شریف بروایات صحیحہ جمع کیا ہوا ہو اس کا پڑھنا اس بناء پر مثل کتب علوم دیدیہ کے ہوا، اور اگر ایسے مولد شریف کا پڑھنا بدعت سنیہ یا مکروہ و حرام ہو تو لازم آتا ہے کہ کتب مذکورہ کہ جو اصول دین ہیں ان کا پڑھنا بھی بدعت سنیہ یا مکروہ اور حرام ہو، اور قباحت اس کی اَظْهَرُ مِنَ الشَّمْسِ ہے اور یہ بھی لازم آتا ہے کہ جو لوگ مانع مولد شریف کے پڑھنے کے ہیں وہ ان کتب کا پڑھنا بھی ترک کر دیں غَايَةُ مَا فِي الْبَابِ اگر فرق حکم پڑھنے میں کیا جائے گا تو درجہ استحباب سے مولد شریف کا پڑھنا کم نہ ہوگا۔

اب ہم چند نقول علماء فحول اہل سنت سے نقل کرتے ہیں جن سے استحباب محفل مولد شریف اور قیام کا ثبوت واضح اور مبرہن ہوتا ہے۔

علامہ ابن حجر عسقلانی مکی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

وَالْحَاصِلُ إِنَّ الْبِدْعَةَ الْحَسَنَةَ مُتَّفَقٌ عَلَى نُدْبِهَا وَعَمَلُ الْمَوْلِدِ
وَاجْتِمَاعُ النَّاسِ لَهُ كَذَلِكَ بِدْعَةٌ حَسَنَةٌ وَمِنْ ثَمِّ قَالَ الْإِمَامُ أَبُو شَامَةَ
شَيْخُ الْإِمَامِ النَّوَوِيِّ وَمِنْ أَحْسَنِ مَا ابْتَدِعَ فِي زَمَانِنَا مَا يُفْعَلُ كُلَّ عَامٍ فِي
الْيَوْمِ الْمَوْافِقِ لِيَوْمِ مَوْلِدِهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الصَّدَقَاتِ
وَالْمَعْرُوفِ وَإِظْهَارِ الزَّيْنَةِ وَالسُّرُورِ فَإِنَّ ذَلِكَ مَعَ مَا فِيهِ مِنَ الْإِحْسَانِ
لِلْفُقَرَاءِ مُشْعِرٌ بِمَحَبَّتِهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَعْظِيمِهِ فِي قَلْبِ
فَاعِلِ ذَلِكَ وَشُكْرًا لِلَّهِ عَلَى مَا مَنَّ بِهِ مِنْ إِيجَادِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي أَرْسَلَهُ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ . تَمَّ كَلَامُهُ .

قَالَ السُّخَاوِيُّ لَمْ يَفْعَلْهُ أَحَدٌ مِنَ السَّلَفِ فِي الْقُرُونِ الثَّلَاثَةِ
وَأَمَّا حَدَثٌ بَعْدَ ثَمِّ لَا يَزَالُ أَهْلُ الْإِسْلَامِ مِنْ سَائِرِ الْأَقْطَارِ وَالْمُدُنِ
الْكِبَارِ يَعْمَلُونَ الْمَوْلِدَ وَيَتَصَدَّقُونَ فِي لَيَالِيهِ بِأَنْوَاعِ الصَّدَقَاتِ وَيَعْتَنُونَ
بِقِرَاءَةِ مَوْلِدِهِ الْكَرِيمِ وَيُظْهِرُ عَلَيْهِمْ مِنْ بَرَكَاتِهِ كُلِّ فَضْلِ عَمِيمٍ .

قَالَ ابْنُ الْجَزَرِيِّ مِنْ خَوَاصِّهِ أَنَّهُ أَمَانٌ فِي ذَلِكَ الْعَامِ وَبُشْرَى
عَاجِلَةٌ بِنَيْلِ الْبُغْيَةِ وَالْمَرَامِ وَأَوَّلُ مَنْ أَحَدَّثَهُ مِنَ الْمُلُوكِ صَاحِبُ أَرْبَلِ
وَصَنَّفَ لَهُ ابْنُ دِحْيَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى كِتَابًا فِي الْمَوْلِدِ سَمَّاهُ "التَّنْوِيرُ
بِمَوْلِدِ الْبَشِيرِ النَّدِيرِ" فَاجَازَهُ بِالْفِ دِينَارٍ وَقَدِ اسْتَخْرَجَ لَهُ الْحَافِظُ ابْنُ
حَجَرَ عَسْقَلَانِي أَصْلًا مِنَ السُّنَنِ وَكَذَا الْحَافِظُ السُّيُوطِيُّ وَرَدَّ عَلَى
الْفَاكِهَانِيِّ الْمَالِكِيِّ فِي قَوْلِهِ أَنَّ عَمَلَ الْمَوْلِدِ بِدْعَةٌ مَذْمُومَةٌ . انْتَهَى .

ترجمہ: یعنی بدعتِ حسنہ کے استحباب پر علماء کا اتفاق ہے اور مولد شریف کا پڑھنا اور اس کے واسطے لوگوں کا جمع ہونا بھی بدعتِ حسنہ ہے اسی وجہ سے امام ابو شامہ جو استاد ہیں امام نووی کے فرماتے ہیں کہ بہترین بدعتِ حسنہ جو ہمارے زمانہ میں نکالی گئی ہے وہ یہ ہے جو ہر سال خیرات اور صدقات اور اظہارِ زینت اور سرور ایک دن میں کرتے ہیں اور وہ دن موافق روز ولادتِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوتا ہے، اس لئے اس میں باوجود احسان کے فقراء پر علامت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور تعظیم کی بیچ دل اس شخص کے جو مولد شریف کو معمول بہ اپنا ٹھہراتا ہے اور اس میں شکر ہے اللہ تعالیٰ کا اُس کے احسان پر کہ پیدا کیا ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اور بیجا ان کو واسطے رحمتِ عالمین کے۔

علامہ سخاوی نے کہا کہ اس عملِ مولد کو کسی نے سلف سے قرونِ ثلاثہ میں نہیں کیا بعد قرونِ ثلاثہ کے حادث ہوا پھر ہمیشہ کرتے رہے اہل اسلام محفلِ مولد شریف کو تمام اطرافِ بلاد اور بڑے بڑے شہروں میں خیرات کرتے ہیں ان راتوں میں جن میں مولد شریف پڑھتے ہیں، طرح طرح کی خیرات اور بڑا اہتمام کرتے ہیں مولد شریف کے پڑھنے کا اور ظاہر ہوتی ہیں ان پر بہت برکات۔

کہا علامہ ابن جزری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہ مولد شریف کی خاصیات سے ہے یہ بات کہ جو شخص اس کو پڑھے یا پڑھوائے تو تمام سال آفات سے امن میں ہو جائے اور جو مراد اور مطلب ہو جلد پائے، اور پہلے جس نے شروع کیا اس محفلِ مولد شریف کو بادشاہوں میں سے بادشاہ اُز بیل تھا اور فاضل ابن دحیہ نے اُس کے واسطے ایک کتاب مستطی بہ ”تنویر“ بیانِ مولد شریف میں لکھی، بادشاہ نے ہزار اشرفی اُس کے صلہ میں دی۔

اور حافظ ابن حجر عسقلانی نے مولد شریف کی اصل حدیث سے نکالی۔
 اور اسی طرح شیخ حافظ جلال الدین سیوطی نے اس کو سنت سے ثابت کیا اور
 فاکہانی مالکی کے اس قول کا کہ ”عمل مولد بدعت مذمومہ ہے“ رد کیا۔
 ہم تھوڑی سی عبارت اُس رسالہ سے جس کو حافظ محقق جلال الدین سیوطی
 نے تالیف فرمایا ہے اور اصل مولد کی سنت سے استخراج کی ہے اور دادِ تحقیق دی ہے
 نقل کرتے ہیں تاکہ طالبینِ حق اور شائقینِ اظہارِ صدق اُس تحقیق سے بالکل محروم نہ
 رہ جائیں۔

وَفِيهَا كِفَايَةٌ لِمَنْ كَانَ لَهُ قَلْبٌ أَوْ أَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيدٌ ۗ

اور وہ عبارت یہ ہے:-

وَبَعْدُ فَقَدْ وَقَعَ السُّؤَالُ عَنِ الْمَوْلِدِ النَّبَوِيِّ فِي شَهْرِ الرَّبِيعِ
 الْأَوَّلِ مَا حُكِمَ مِنْ حَيْثُ الشَّرْعُ هَلْ هُوَ مَحْمُودٌ أَوْ مَذْمُومٌ وَعَمَلٌ
 يُثَابُ فَاعِلُهُ أَمْ لَا ؟

الْجَوَابُ أَنَّ أَصْلَ الْمَوْلِدِ هُوَ اجْتِمَاعُ النَّاسِ وَقِرَاءَةُ مَا تَبَسَّرَ مِنْ
 الْقُرْآنِ وَرِوَايَةِ الْأَخْبَارِ الْوَارِدَةِ فِي مَبْدَأِ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ وَمَا وَقَعَ فِي مَوْلِدِهِ مِنَ الْآيَاتِ ثُمَّ يَمْدُ لَهُمْ سَمَاطٌ يَأْكُلُونَهُ
 وَيَنْصَرِفُونَ مِنْ غَيْرِ زِيَادَةٍ عَلَى ذَلِكَ مِنَ الْبِدَعِ الْحَسَنَةِ يُثَابُ عَلَيْهَا
 صَاحِبُهَا لِمَا فِيهِ مِنْ تَعْظِيمِ قَدْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَإِظْهَارِ الْفَرَحِ وَالْإِسْتِبْشَارِ بِمَوْلِدِهِ الشَّرِيفِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۔ اور اس میں اس شخص کے لئے کفایت کا سامان ہے جس کے سینے میں دل ہو، کان لگا کر سنے اور حاضر الذہن ہو۔

وَأَوَّلُ مَنْ أَحَدَّثَهُ صَاحِبُ أَرْبَلِ الْمَلِكِ الْمُظْفَرُ أَبُو سَعِيدٍ
 كَوْكْرِيُّ بْنُ زَيْنِ الدِّينِ أَحَدُ الْمُلُوكِ الْأَمْجَادِ وَالْكَبْرَاءِ الْأَجْوَادِ وَكَانَ
 لَهُ الثَّارُ حَسَنَةً. قَالَ ابْنُ كَثِيرٍ فِي تَارِيخِهِ كَانَ يَعْمَلُ الْمَوْلِدَ الشَّرِيفَ فِي
 رَبِيعِ الْأَوَّلِ وَيَحْتَفِلُ بِهِ احْتِفَالًا هَائِلًا وَكَانَ شُجَاعًا بَطَلًا، عَاقِلًا عَالِمًا
 رَحِمَهُ اللَّهُ وَآكْرَمَ مَثْوَاهُ قَالَ وَصَنَّفَ الشَّيْخُ أَبُو الْخَطَّابِ بْنُ دِحْيَةَ لَهُ
 مُجَلَّدًا فِي مَوْلِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمَاهُ "التَّنْوِيرُ فِي
 مَوْلِدِ الْبَشِيرِ النَّدِيرِ" فَجَازَاهُ عَلَى ذَلِكَ أَلْفَ دِينَارٍ.

وَقَالَ ابْنُ خُلِّكَانَ فِي تَرْجِمَةِ الْحَافِظِ أَبِي الْخَطَّابِ ابْنِ دِحْيَةَ
 كَانَ مِنْ أَعْيَانِ الْعُلَمَاءِ وَمَشَاهِيرِ الْفُضَلَاءِ. انْتَهَى

الْإِخْتِصَارُ؛ قَدْ سُئِلَ شَيْخُ الْإِسْلَامِ حَافِظُ الْعَصْرِ أَبُو الْفَضْلِ
 ابْنُ حَجَرٍ بِالْعَسْقَلَانِ رَحِمَهُ اللَّهُ عَنْ عَمَلِ الْمَوْلِدِ فَأَجَابَ بِأَنَّ أَصْلَ
 الْمَوْلِدِ بَدْعَةٌ لَمْ يُنْقَلْ عَنْ أَحَدٍ مِنَ السَّلَفِ الصَّالِحِ فِي الْقُرُونِ الثَّلَاثَةِ
 وَلَكِنَّهَا مَعَ ذَلِكَ فَقَدْ اشْتَمَلَتْ عَلَى الْمَحَاسِنِ فَصَدَّدُوهَا فَمَنْ تَحَرَّى
 فِي عَمَلِهَا الْمَحَاسِنِ وَتَجَنَّبَ ضِدَّهَا كَانَ بَدْعَةً حَسَنَةً وَمَنْ لَاقَلًا
 وَقَدْ ظَهَرَ لِي تَخْرِيجُهَا عَلَى أَصْلِ الثَّابِتِ وَهُوَ مَائِبَةٌ فِي الصَّحِيحَيْنِ
 مِنْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَوَجَدَ الْيَهُودَ
 يَصُومُونَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ سَأَلَهُمْ فَقَالُوا هُوَ يَوْمٌ أَغْرَقَ اللَّهُ فِيهِ فِرْعَوْنَ
 وَنَجَّى مُوسَى فَنَحْنُ نَصُومُهُ شُكْرًا لِلَّهِ تَعَالَى عَلَى مَا مَنَّ بِهِ فِي يَوْمٍ مُعَيَّنٍ
 مِنْ إِبْدَاعِ نِعْمَتِهِ وَدَفْعِ نِقْمَتِهِ وَيُعَادُ ذَلِكَ فِي نَظِيرِ ذَلِكَ الْيَوْمِ مِنْ كُلِّ

سَنَةِ وَالشُّكْرِ لِلَّهِ تَعَالَى يَحْضُلُ بِأَنْوَاعِ الْعِبَادَاتِ السُّجُودِ وَالصِّيَامِ
 وَالصَّدَقَةِ وَالتَّلَاوَةِ وَآيُ نِعْمَةٍ أَعْظَمَ مِنَ النِّعْمَةِ بِتَوْلِيدِ هَذَا النَّبِيِّ نَبِيِّ
 الرَّحْمَةِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى هَذَا فَيَنْبَغِي أَنْ يُتَحَرَّى الْيَوْمَ
 بِعَيْنِهِ حَتَّى يُطَابِقَ قِصَّةَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي يَوْمِ عَاشُورَاءَ وَإِنْ لَمْ
 يَلَاحِظْ ذَلِكَ لَمْ يُبَالِي بِعَمَلِ الْمَوْلِدِ فِي أَيِّ يَوْمٍ مِنَ الشَّهْرِ بَلْ تَوَسَّعَ
 قَوْمٌ فَنَقَلُوهُ إِلَى يَوْمِ السَّنَةِ وَفِيهِ مَا فِيهِ فَهَذَا مَا يَتَعَلَّقُ بِأَصْلِ عَمَلِهِ
 وَأَمَّا مَا يُعْمَلُ فِيهِ فَيَنْبَغِي أَنْ يُقْتَصَرَ فِيهِ عَلَى مَا يُفْهَمُ مِنْهُ الشُّكْرُ لِلَّهِ تَعَالَى
 مِنْ نَحْوِ مَا تَقَدَّمَ ذِكْرُهُ مِنَ التَّلَاوَةِ وَالْإِطْعَامِ وَالصَّدَقَةِ وَالنَّشَادِ شَيْئًا مِنْ
 الْمَدَائِحِ النَّبَوِيَّةِ أَعْنَى الْأَشْعَارِ النَّعْتِيَّةِ الْمُحَرِّكَةِ لِلْقُلُوبِ إِلَى فِعْلِ
 الْخَيْرِ وَالْعَمَلِ لِلْآخِرَةِ وَأَمَّا مَا يُتَّبَعُ ذَلِكَ مِنَ السَّمَاعِ وَاللَّهُوِ وَغَيْرِ
 ذَلِكَ فَيَنْبَغِي أَنْ يُقَالَ مَا كَانَ مِنْ ذَلِكَ مُبَاحًا بِحَيْثُ يُعِينُ السَّرُورَ
 بِذَلِكَ الْيَوْمِ لِابْتِئَاسٍ بِالْحَاقِقَةِ وَمَا كَانَ حَرَامًا أَوْ مَكْرُوهًا فَيُمنَعُ
 وَكَذَلِكَ مَا كَانَ خِلَافَ الْأُولَى. انْتَهَى.

عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ عَقَّ عَنْ نَفْسِهِ بَعْدَ النُّبُوَّةِ مَعَ اللَّهِ وَرَدَّ أَنْ جَدَّهُ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ عَقَّ عَنْهُ
 يَوْمَ سَابِعِ وِلَادَتِهِ وَالْعَقِيْقَةُ لِاتِّعَادِ مَرَّةٍ ثَلَاثِيَّةٍ فَيُحْمَلُ ذَلِكَ عَلَى أَنَّ
 الْإِدْيَ فَعَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ إِظْهَارًا لِلشُّكْرِ عَلَى
 إِيجَادِ اللَّهِ تَعَالَى إِيَّاهُ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ وَتَشْوِيقًا لِلْأُمَّةِ كَمَا كَانَ يُصَلِّي
 عَلَى نَفْسِهِ لِذَلِكَ فَيُسْتَحَبُّ لَنَا إِظْهَارُ الشُّكْرِ بِمَوْلِدِهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْاجْتِمَاعِ وَإِطْعَامِ الطَّعَامِ وَنَحْوِ ذَلِكَ مِنْ وُجُوهِ الْقُرْبَاتِ
وَإِظْهَارِ الْمَسْرَةِ.

ثُمَّ رَأَيْتُ إِمَامَ الْقُرَاءِ الْحَافِظَ شَمْسَ الدِّينِ ابْنَ الْجَزْرِيِّ قَالَ فِي
كِتَابِهِ 'عَرَفْتُ التَّعْرِيفَ بِالْمَوْلِدِ الشَّرِيفِ' أَنَّهُ قَدَرَايَ أَبُو لَهَبٍ فِي النَّوْمِ
فَقِيلَ لَهُ مَا حَالُكَ؟ فَقَالَ فِي النَّارِ إِلَّا أَنْ يُخَفَّفَ عَنِّي كُلَّ لَيْلَةٍ اثْنَيْنِ
وَأَمُصُّ مِنْ بَيْنِ إِصْبَعَيْ هَاتَيْنِ مَاءً بِقَدْرِ هَذَا وَأَشَارَ بِرَأْسِ إِصْبَعِهِ وَإِنَّ
ذَلِكَ بِإِعْتَاقِي ثُوَيْبَةَ عِنْدَ مَا بَشَّرْتَنِي بِوِلَادَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَبَارِضَاعِهَا لَهُ فَإِذَا كَانَ أَبُو لَهَبٍ بِالْكَافِرِ الَّذِي نَزَلَ الْقُرْآنُ بِذَمِّهِ
جُوزِي فِي النَّارِ لِفَرْحِهِ بِمَوْلِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَمَا حَالُ الْمُسْلِمِ الْمُوَحِّدِ مِنْ أُمَّتِهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِعَمْرِي
إِنَّمَا يَكُونُ جَزَاءُ هَذَا مِنَ الْمَوْلَى الْكَرِيمِ أَنْ يُدْخِلَهُ بِفَضْلِهِ جَنَّاتِ النَّعِيمِ.

وَقَالَ الْحَافِظُ نَاصِرُ الدِّينِ بَنُ شَمْسِ الدِّينِ الدِّمَشْقِيُّ فِي
كِتَابِهِ الْمُسَمَّى "عُودَةُ الصَّادِقِ فِي مَوْلِدِ الْهَادِي" وَقَدْ صَحَّ أَنَّ أَبَالَهَبِ
يُخَفَّفُ عَنْهُ عَذَابُ النَّارِ فِي يَوْمِ الْإِثْنَيْنِ لِإِعْتَاقِهِ ثُوَيْبَةَ سُورًا بِمِيلَادِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ انْشَدَ

إِذَا كَانَ هَذَا كَافِرًا جَاءَ ذَمُّهُ

وَتَبَّتْ يَدَاهُ فِي الْجَحِيمِ مُخَلَّدًا

أَتَى أَنَّهُ فِي يَوْمِ الْإِثْنَيْنِ دَائِمًا

تَخَفِيفٌ عِنْدَ السُّرُورِ بِأَحْمَدًا

فَمَا الظَّنُّ بِالْعَبْدِ الَّذِي كُلُّ عُمْرِهِ
بِأَحْمَدَ مَسْرُورٌ وَمَاتَ مُوَحِّدًا

انتهی کلامُ السیوطی .

ترجمہ: یعنی علامہ حافظ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:-

کہ استفتاء کیا لوگوں نے کہ ربیع الاول کے مہینے میں جو مولد شریف آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پڑھا جاتا ہے اور محفل مولد کی جاتی ہے اس کا از روئے شرع شریف کیا حکم ہے آیا یہ عمل مقبول ہے یا مردود اور اس کا کرنے والا ثواب پائے گا یا نہیں؟

جواب.. اس کا یہ ہے کہ اصل مولد شریف جو عبارت ہے ان چار باتوں سے:

☆ ایک تو اجتماع لوگوں کا محفل میں۔

☆ دوسرے پڑھنا قرآن شریف کی بعض آیات اور بعض سورتوں کا جو جس سے ہو سکے۔

☆ تیسرے بیان کرنا ان روایات اور احادیث کا جو ابتداء ولادت آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان میں وارد ہیں اور ان معجزات کا جو ظاہر ہوئے میلاد مبارک میں۔

☆ چوتھے بچھانا دسترخوان کا اور کھانا کھلانا اہل محفل کو، پھر لوٹ جانا ان کا۔

سوائے ان چار امور کے اور کوئی امر ان سے زیادہ نہیں ہے بدعتِ حسنہ ہے، اس کا کرنے والا ثواب پائے گا اس واسطے کہ اس میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم ہے اور اس میں اظہار ہے فرحت اور خوشی کا ساتھ ولادت باسعادت آں حضرت صلی

اللہ علیہ وسلم کے اور اول جس شخص نے یہ محفل قائم کی بادشاہ ”ازبل“ تھا جس کا نام ”مظفر ابوسعید“ ہے یہ بادشاہ بزرگ تھا اور سخی، اور اس بادشاہ کے اوصاف ذاتی پسندیدہ تھے۔

فاضل جلیل ابن کثیر اس کے حال میں لکھتے ہیں کہ: یہ بادشاہ ہمیشہ ربیع الاول کے مہینہ میں محفل مولد شریف کیا کرتا تھا اور بڑے اہتمام اور تزک سے اُس کی محفل آراستہ ہوتی تھی اور یہ بادشاہ دلیر اور بہادر اور عقل مند اور عالم تھا۔

شیخ ابوالخطاب ابن دحیہ نے ایک کتاب مولد شریف کے بیان میں تصنیف کی جس کا نام ”التنویز فی مولد البشیر النذیر“ رکھا اور وہ بادشاہ ازبل کی خدمت میں پیش کی بادشاہ نے اُس کے صلہ میں شیخ موصوف کو ہزار اشرفی عطاء فرمائی۔

ابن خلکان اپنی تاریخ میں بیچ احوال شیخ ابوالخطاب ابن دحیہ کے لکھتے ہیں کہ یہ علماء معتبرین اور فضلاء مشہورین میں سے تھے۔ انتہی

اور شیخ الاسلام حافظ العصر ابوالفضل ابن حجر عسقلانی سے محفل مولد کا استفتاء لوگوں نے پوچھا تو آپ نے جواب لکھا کہ:-

اصل مولد بدعت ہے، سلف صالح یعنی اہل قرون ثلاثہ سے منقول نہیں لیکن باوجود اس کے اس میں بہت سی خوبیاں ہیں جو محفل کرنے والے اُس کا قصد اور نیت کرتے ہیں، پس جو شخص بہ نیت ان خوبیوں کے اس عمل کو کرے اور مقصود اُس کا وہ خوبیاں ہوں جو اس میں ہیں اور بچے ان کی ضد سے جو برائیاں ہیں تو اس کے لئے یہ عمل مولد شریف بدعت حسنہ ہے۔ اور جس کی یہ نیت اور قصد نہ ہو تو اس کے لئے نہیں۔ اور بے شک ظاہر ہوئی ہے مجھے اس عمل مولد کے جواز کی ایک دلیل عمدہ اور وہ

حدیث ہے بخاری اور مسلم کی کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو پایا یہود کو کہ روزہ رکھتے تھے وہ عاشورے کے دن پس پوچھا آپ نے ان سے اس کا سبب تو انہوں نے بیان کیا کہ یہ وہ دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے ڈبویا فرعون کو اور نجات دی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پس ہم روزہ رکھتے ہیں اس دن میں اللہ تعالیٰ کے شکر کے واسطے۔

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان پر شکر کرنا چاہیے خاص اُس روز مُعْتَمِن میں جس میں حق تعالیٰ نے فضل و احسان فرمایا ہے اور عذاب و مصیبت کو دفع کیا ہے اور ہر سال میں خاص اُس دن شکر کا اعادہ چاہیے اور شکر حق تعالیٰ کا حاصل ہو سکتا ہے انواع عبادات سے جیسے سجدہ اور روزہ اور خیرات اور تلاوت قرآن مثلاً۔ اور کون سا فضل اور احسان الہی آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے بڑھ کر ہے کہ نبی رحمت ہیں تمام عالم کے واسطے اور یہ فضل جمیع افضال اور انعامات الہیہ کا اصل اصول ہے، پس اس بنا پر سزاوار ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت شریف کا دن مقرر اور مُعْتَمِن کریں اس محفل مولد شریف کے واسطے کہ وہ روز دو شنبہ ہو، تاکہ مطابقت ہو اس حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قصہ مذکور سے جو یوم عاشور میں واقع ہوا اور اگر بغیر لحاظ اور التزام تعین اس دن کے کریں تو اس کا بھی کچھ مضائقہ نہیں مہینے میں سے جو نئے دن چاہیں محفل مولد شریف کریں بلکہ ایک جماعت نے اس سے زیادہ آسانی اور وسعت نکالی ہے کہ سال بھر میں جو نئے دن چاہیں اس محفل شریف کو منعقد کریں اور اس میں ایک بڑی خیر و برکت اور خوبی ہے، یہ تو کلام تھا اصل عمل مولد اور اس کی دلیل میں۔ باقی رہی یہ بات کہ اس میں کیا چیز کرنی مناسب

ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ سزاوار اس میں یہ ہے کہ وہ امور کئے جائیں کہ جن سے شکرِ الہی ظاہر ہو اور سمجھا جائے مثل اُن امور کے جو مذکور ہوئے یعنی تلاوتِ قرآن شریف اور کھانا کھلانا اور خیرات کرنا اور اشعارِ نعتیہ مثل قصائد اور غزلیں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں پڑھنا جن سے ذوق اور شوقِ اہلِ محفل کے واسطے پیدا ہو نیک کاموں کا اور اعمالِ آخرت کا۔ باقی رہا رگ اور باجا اور سوا اس کے جو بعضے امور متعلق رونقِ محفل اور اظہارِ فرح و سرور کے ہیں اس میں تفصیل مناسب ہے، اور وہ یہ ہے کہ جو امر مباح ایسا کہ باعثِ سرور اور خوشی کا ہو ساتھ یومِ ولادت باسعادت کے تو اس کا مضائقہ نہیں۔ یعنی وہ سب درست اور جائز ہے۔ اور جو امر حرام یا مکروہ ہو اس سے ممانعت چاہیے بلکہ جو خلافِ اولیٰ ہو اس سے بھی ممانعت اولیٰ ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عقیقہ کیا اپنی ذات مبارکہ کا بعد اعلانِ نبوت کے حالاں کہ آپ کے دادا حضرت عبدالمطلب آپ کی ذات مقدسہ کا عقیقہ ساتویں دن روزِ ولادت شریفہ سے کر چکے تھے اور عقیقہ دوبارہ نہیں کیا جاتا پس یہ عقیقہ کرنا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس پر محمول ہے کہ آپ نے اظہارِ شکر کے واسطے عقیقہ کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو پیدا کیا رحمۃً للعالمین اور نیز امت کو شوق دلانے کے واسطے یعنی شوق و فرحت و سرور بسببِ ولادت شریفہ کے کہ جس طرح آپ اپنے اوپر درود بھیجتے تھے بغرضِ تعلیم و تشویقِ امت۔

۱۔ یہاں سے یہ بات ثابت ہوئی کہ محفلِ مولدِ شریف میں جو تکلفات مثل فرش، درچوکی، بچانا، شامیانہ وغیرہ کھڑا کرنا اور شب کے وقت روشنی کثیر واسطے زینتِ محفل کے اور ہار و پان و پھول وغیرہ کا مہیا کرنا اور گلاب و کیوڑہ کا چھڑکنا یا عطر کا ملنا یا تقسیمِ شربنی وغیرہ کرنا سب مستحب اور بے شبہ جائز اور درست ہے کیونکہ تحتِ قاعدہ کلیہ شرع یعنی اِباحۃ و استحباب کے داخل ہے اسی طرح اشعارِ نعتیہ دو دو یا تین تین یا زائد کا باہم ملکر پڑھنا بلند آواز سے یہ سب مستحب ہے۔ منہ ۱۲

سو اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو میلاد شریف کا شکر یہ ظاہر کرنا مستحب ہے اس طور سے کہ محفل مولد شریف کے واسطے جمع ہوں اور کھانے وغیرہ کھلاویں اور جو جو انواع خیرات ہو سکے بجالائیں اور جو جو امور اظہار مسرت کے ہوں ان کو ادا اور مہیا کریں۔

پھر میں نے دیکھا امام القراء حافظ شمس الدین ابن جزری کو کہ وہ اپنی کتاب میں جس کا نام ”عرف التعریف بالمولد الشریف“ ہے فرماتے ہیں:-

کہ تحقیق ابولہب خواب میں دیکھا گیا اور اُس سے پوچھا گیا کہ تیرا کیا حال ہے تو اس نے کہا میں دوزخ میں پڑا ہوں مگر دو شنبہ کی رات میں مجھ پر تخفیف عذاب ہوتی ہے اور کسی قدر پانی چوسنے کو مل جاتا ہے میری انگلیوں میں سے اور یہ بعوض اُس خوشی کے جو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی بشارت میں کی تھی کہ لونڈی ثویبہ کو اس خوشی میں اُس دن آزاد کر دیا تھا بسبب اس بات کے کہ اُس نے مجھ کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا مژدہ سنایا تھا اور اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلایا تھا، پس جب ابولہب سے کافر پر جس کی مذمت میں قرآن شریف نازل ہے تخفیف عذاب ہوئی بمرکت فرحت ولادت شریف کے تو پھر جو شخص مسلمان مَوَحِدٌ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی ہو اور میلاد شریف نبوی سے خوش ہو تو اس کا کیا پوچھنا ہے، اُس کے ثواب اور رفع درجات کو یہاں سے اندازہ کرنا چاہیے، غرض جو شخص کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد کی خوشی کرے اس کی جزا میں یقیناً خداوند کریم بمقتضائے فضل عمیم اس کو داخل کرے گا جنات نعیم میں۔

شیخ علامہ حافظ ناصر الدین بن شمس الدین دمشقی اپنی کتاب

”عُودَةُ الصَّادِي فِي مَوْلِدِ الْهَادِي“ میں لکھتے ہیں:-

کہ تحقیق صحت کو پہنچی یہ بات کہ ابو لہب پر دوزخ میں تخفیف عذاب ہوتی ہے دوشنبہ کے دن بجہت اس بات کے کہ اُس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی میں اپنی لونڈی کو کہ جس کا نام ثُوَيِّبَةُ تھا جس وقت اُس نے آل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا مرثدہ ابو لہب کو سنایا اُس نے اُس لونڈی کو آزاد کیا، پھر صاحب کتاب ”عُودَةُ الصَّادِي“ نے چند اشعار لکھے جن کا مضمون یہ ہے:-

ہو جس وقت کافر ابو لہب سا مذمت میں ہے جس کے تبت یدا
دوشنبہ کو تخفیف کا مستحق خوشی میں ولادت کی اے باصفا
تو پھر عبد مؤمن کی نسبت گمان ہے کیا حق تعالیٰ سے روز جزا
خوشی میں جو حضرت کے میلاد کی جیا عمر بھر اور اس میں مرا
تمام ہوئی عبارت سوال و جواب شیخ علامہ ابن حجر عسقلانی اور شیخ علامہ
جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما کی۔

اور نیز علامہ محقق شیخ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جواب فاکہانی اور جواب امیر الحاج میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کیا اور جمیع شبہات ان کے اٹھائے، اور علامہ محمد بن یوسف شامی نے اپنی کتاب میں جس کا نام سیرت شامی کے ساتھ مشہور ہے اثبات مولد شریف میں عمدہ تحقیق کی اور بہت سے اقوال و فتاویٰ علماء معتمدین اور فضلاء مستندین کے نقل کئے۔

اسی طرح مولانا ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مولد شریف کے اثبات

میں رسالہ تالیف کیا اور اس میں نقول صحیحہ اور اَدلہ صریحہ اثباتِ مولد کے درج کئے، خلاصہ یہ کہ تحریر و تقریر فضلاءِ مذکورین سے بخوبی یہ امر پایہ ثبوت کو پہنچا کہ عملِ میلاد حضرت سرورِ کائنات مخرِ موجودات علیہ افضل الصلوات واکمل التحیات موجب امن ہے دنیا میں اور باعث حصول اجر کا آخرت میں بہ انواع نعیم جنات، اور کیوں نہ ہو جب ابولہب سے کافر کو جس کی شقاوت پر نص قطعی قرآن ناطق ہے بسبب خوشی میلاد مبارک کے عذابِ دوزخ سے راحت ملی تو محبتِ صادق اور مؤمنِ کامل کے واسطے امن و امان اور بشارت دو جہاں کس طرح حاصل نہ ہو۔

اور تحقیق سابق سے یہ امر بھی کرسی نشین وضاحت ہوا کہ عملِ مولدِ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم معمول بہ ہے فضلاءِ سلف و خلف اور علماءِ جمیع بلادِ اہلِ اسلام کا جیسے حرمین شریفین زَادَ هُمَا اللّٰهُ شَرَفًا وَتَعْظِيمًا اور مُلکِ یمن اور مصر اور عراقین اور مُلکِ مغرب اور ہندوستان اور اقلیمِ شام وغیرہا سب جگہ کے علماءِ اعلام اور مشائخِ عظام اور سلاطین و حکام بلکہ سائر خواص و عوام بکمالِ اہتمام اس محفلِ مدیف اور مولدِ شریف کو کرتے ہیں اور اس میں حاضر ہو کر ذکرِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور قصائدِ نعتیہ اور اشعارِ مدحیہ مصطفویہ سے فیض پاتے ہیں اور فائدہ اٹھاتے ہیں اور اس حضوری اور اس عملِ شریف کو موجب حصولِ سعادتِ دارین اور باعثِ فوز و فلاحِ کونین بجاہتِ ذریعہ قربِ سیدِ الثقلین محبوبِ رَبِّ الْمَشْرِقِیْنَ وَالْمَغْرِبِیْنَ جانتے ہیں یہاں تک کہ ممالکِ مذبورہ اور اقلیمِ مسطورہ میں عوراتِ ضعیفہ اور عجزِ بیوہ جو کچھ اپنی محنتِ مزدوری اور کسبِ حلال سے پیدا کرتی ہیں بامید حصولِ سعادت و قبولیتِ اس محفلِ کو منعقد کرتی ہیں اور زمانہِ قدیم سے علماءِ اصفیاء و مشائخِ اتقیاء آج تک اس محفلِ مبارک

میں شریک ہوتے آئے ہیں اور کسی نے علماء معتبرین اور فضلاء معتمدین سے اس محفل پر کبھی زبان اعتراض نہیں کھولی اور حرف انکار لب پر نہیں لائے بلکہ غایت تعظیم و تکریم سے بسر و چشم حاضر ہوتے چلے آئے ہیں مگر بعضے افراد ناقصین نے خلاف جماعت علماء معتبرین کا اختیار کیا اور حکم اُن کا حکم شاذ اور نادر کا ہے اور نادر چیز اعتبار سے ساقط ہے۔

حاصل کلام یہ ہے کہ روایات و نقول علماء فحول سے مانند حافظ ابوالخیر سخاوی و حافظ ابوالخیر بن الجزری و حافظ ابوشامہ و علامہ ابن طغرئیل صاحب در منتظم اور حافظ ناصر الدین بن شمس الدمشقی و ملک عادل صاحب اربل و علامہ محمد بن یوسف مؤلف سیرت شامی و حافظ ابن حجر عسقلانی و حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ ابن حجر مکی و علامہ ابن کثیر و علامہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اور مانند ان کے بہت سے علماء معتبرین جن کے نام معتمد کتب میں مذکور ہیں اور وہ مستند ہیں امت مرحومہ کے، ثبوت محفل مولد شریف اور پڑھنا اشعار نعتیہ کا اور اظہار کرنا فرحت و سرور کا جو موجب ہے مزید شوق اور ازدیاد محبت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا کَالشَّمْسِ فِي نِصْفِ النَّهَارِ واضح ہو گیا۔

فَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَىٰ ذَٰلِكَ وَمِنَهُ التَّوْفِيقُ هُنَالِكَ .

اور خوشی و فرحت میلا د شریف کی اس آیت شریفہ سے ثابت ہے:-

فرمایا اللہ تعالیٰ نے:-

قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوا .

ترجمہ: کہ ساتھ فضل اللہ کے اور ساتھ رحمت اس کی کے پس چاہیے کہ خوش ہوں۔

یعنی ساتھ فضل اور رحمت اللہ تعالیٰ کے خوش ہونا بحکم آیہ شریفہ سب اہل
اسلام پر فرض ہے اور کوئی فضل و رحمت اللہ کا اپنے بندوں پر وجود باجود حضرت شفیع
المذنبین رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر نہیں ہے لہذا خوشی آپ کی ولادت
شریف کی جس قدر حد امکان میں ہو اُس کا بجالانا اتنا کہ حدِ اباحت سے متجاوز نہ ہو
اہل اسلام پر لازم اور ضروری ہے اور فرحت و خوشی میلاد شریف کی نہ کرنا بمقتضائے
اس آیت شریفہ کے خلاف کرنا حکمِ الہی سے ہے۔

بحث اثبات قیام

اسی طرح علماء دین اور مفتیان شرع متین قائل ہیں مستحب ہونے قیام وقت ذکر ولادت باسعادت کے جو خاص واسطے تعظیم و تکریم حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کرتے ہیں چنانچہ تعظیم و تکریم آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قرآن شریف کی آیت سے ثابت ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے:-

إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا لِّتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ
وَتَعَزَّزُوا وَتُوقِرُوا.

ترجمہ: تحقیق بھیجا ہم نے تجھ کو گواہی دینے والا اور خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا تاکہ ایمان لاؤ تم ساتھ اللہ کے اور رسول اس کے کے اور مدد کرو اس کی اور تعظیم کرو اس کی۔

اس آیت شریفہ سے تعظیم کرنی آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ثابت ہوئی اور مِنْ جُمْلَةٍ اقسام تعظیم سے قیام کرنا بھی ہے اور تعظیم کرنا کوئی قسم ہو مخصوص بقید حیات آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہیں ہے بلکہ عام ہے حالت حیات اور بعد رحلت شریف کے، اور تعظیم و تکریم آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے بھی ثابت ہے پس اس قیام کا بھی حکم بدعت حسنہ سے بڑھ کر مرتبہ وجوب کو ہوا اس لئے کہ اصل اس کی ثابت ہے آیت قرآن شریف اور اصحاب کے قول و فعل سے۔ اگر عاشقان جمال باکمال اور شفیقگان صورت بے مثال بہ نیت تعظیم

و تکریم قیام کریں تو کیا محل رد و قدح کا ہے اور کون سی وجہ استبعاد اور استنکاف کی اس میں نکل سکتی ہے بعد اس بات کے کہ متفق علیہ ہے اہل سنت و جماعت کا کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حتیٰ یعنی زندہ ہیں۔

اب ہم چند اقوال اور فتاویٰ علماء معتبرین کے در باب استحباب قیام مذکور نقل کرتے ہیں۔

علامہ محمد بن یوسف سیرت شامی میں فرماتے ہیں:-

قَالَ ذُو الْمَحَبَّةِ الصَّادِقِ حَسَانُ زَمَانِهِ أَبُو زَكْرِيَا يَحْيَى بْنُ

يُوسُفَ الصَّرْصَرِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى فِي قَصِيدَةٍ مِنْ دِيْوَانِهِ -

قَلِيلٌ لِمَدْحِ الْمُصْطَفَى الْخَطُّ بِالذَّهَبِ

عَلَى فِضَّةٍ مِنْ خَطِّ أَحْسَنَ مَنْ كَتَبَ

وَأَنْ تَنْهَضَ الْأَشْرَافُ عِنْدَ سَمَاعِهِ

قِيَامًا صُفُوفًا أَوْ جِثِيًّا عَلَى الرُّكْبِ

أَمَّا اللَّهُ تَعَظِيمًا لَهُ كَتَبَ اسْمَهُ

عَلَى عَرْشِهِ يَارْتَبَةَ سَمَتِ الرُّتْبِ

وَأْتَفَقَ أَنْ مُنْشِدًا أَنْشَدَ هَذِهِ الْقَصِيدَةَ فِي خْتَمِ دَرْسِ شَيْخِ

الْإِسْلَامِ الْحَافِظِ تَقِيِّ الدِّينِ أَبِي الْحَسَنِ السُّبُكِيِّ وَالْقَضَاءِ وَالْأَعْيَانِ

بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَمَّا وَصَلَ الْمُنْشِدُ إِلَى قَوْلِهِ: .

وَأَنْ تَنْهَضَ الْأَشْرَافُ عِنْدَ سَمَاعِهِ. إِلَى الْبَيْتِ

۱۔ برائی کی وجہ سے کسی چیز کو چھوڑنا۔

قَامَ الشَّيْخُ لِلْحَالِ قَائِمًا عَلَى قَدَمَيْهِ امْتِثَالًا لِمَا ذَكَرَ الصَّرْصَرِيُّ وَحَصَلَ
لِلنَّاسِ سَاعَةٌ طَيِّبَةٌ. ذَكَرَ ذَلِكَ وَلَدُهُ شَيْخُ الْإِسْلَامِ أَبُو نَصْرٍ عَبْدُ الْوَهَّابِ
فِي تَرْجَمَةٍ مِنَ الطَّبَقَاتِ الْكُبْرَى. اِنْتَهَى

ترجمہ: یعنی کہا جی محبت والے نے جو اپنے زمانہ کے حسان تھے جن کا نام
ابوزکریا یحییٰ بن یوسف صرصری ہے اپنے دیوان کے ایک قصیدہ میں جس کا خلاصہ
ترجمہ یہ ہے:-

آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف سونے کی روشنائی سے چاندی کی تختی
پر عمدہ خوش نویس کے خط سے لکھی جائے تو تھوڑا ہے، آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
مدح سن کر بزرگان کھڑے ہو جائیں صفیں باندھ کر، یاد دوزانوں بیٹھ جائیں جھک کر
تھوڑا ہے۔ کیا حق تعالیٰ نے آپ کی یہ تعظیم نہیں فرمائی ہے کہ آپ کا نام مبارک عرش پر
لکھا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا رتبہ ہے کہ سب رتبوں سے بلند ہے۔

ایک روز حسب اتفاق یہ قصیدہ کسی شخص نے شیخ الاسلام تقی الدین سبکی کے آخردرس
میں پڑھا اور اس جلسہ میں بہت سے مفتیان شرع شریف اور سردار اور رئیس حاضر تھے
جب پڑھنے والا اس شعر تک پہنچا: وَأَنْ تَنْهَضَ الْأَشْرَافُ الْخُتُو شَيْخٌ فَوْرًا اِثْمًا كَهْرًا
ہوئے واسطے تعظیم بجالانے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موافق کہنے صرصری رحمہ
اللہ تعالیٰ کے اور لوگوں پر تھوڑی دیر تک اس میں ایک حالت ذوق و شوق رہی۔

ذکر کیا اس مضمون کو شیخ تقی الدین سبکی کے فرزند ارجمند شیخ الاسلام ابو نصر عبد
الوہاب نے تذکرہ شیخ میں بیچ کتاب طبقات کبری کے۔

اور علامہ برزنجی رحمۃ اللہ علیہ ”عقد الجواہر“ میں لکھتے ہیں:-

وَقَدْ اسْتَحْسَنَ الْقِيَامَ عِنْدَ ذِكْرِ مَوْلِدِهِ الشَّرِيفِ اَئِمَّةَ ذُورِ وَايَةِ
وَرَوِيَّةِ فَطُوبَى لِمَنْ كَانَ تَعْظِيمُهُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَايَةً مَرَامِهِ
وَمَرَمَاهُ .

یعنی مستحسن سمجھا ہے قیام کو وقت ذکر ولادت کے ائمہ حدیث اور ائمہ فقہ یعنی
محدثین اور فقہاء نے جو امام ہیں فن حدیث اور فقہ کے پس بشارت ہو اس شخص کے
لئے جس کا غایت مقصود اور نہایت مطلب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم ہو۔
اس قیام کے سوال کے جواب میں مذاہب اربعہ کے مفتیوں نے جو مکہ
معظمہ میں استِحسان کے باب میں فتویٰ دیا ہے نقل کیا جاتا ہے۔

مفتی احناف کی یہ عبارت ہے:-

اسْتَحْسَنَهُ كَثِيرُونَ وَاللَّهُ سُبْحَانَهُ اَعْلَمُ . كَتَبَهُ الْمُفْتِقِرُ عَبْدُ اللَّهِ

بْنُ مُحَمَّدِ الْمَرْغَنِى الْحَنْفِىُّ مُفْتِى مَكَّةَ الْمُكْرَمَةِ ١

مفتی مالکی کی یہ تحریر ہے:-

الْقِيَامُ عِنْدَ ذِكْرِ وِلَادَةِ سَيِّدِ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَحْسَنَهُ كَثِيرٌ مِّنَ الْعُلَمَاءِ . وَاللَّهُ اَعْلَمُ .

كَتَبَهُ حُسَيْنُ ابْنِ اِبْرَاهِيْمَ مُفْتِى الْمَالِكِيَّةِ بِمَكَّةَ الْحَمِيَّةِ ٢

۱ بہتر سمجھا ہے قیام کو بہت علماء نے۔ لکھا ہے اس کو فقیر عبد اللہ فرزند محمد مرغنی حنفی مفتی مکہ مکرمہ ۱۲

۲ قیام کرنا وقت ذکر ولادت بہتر جانا ہے اس کو بہت سے علماء نے۔

لکھا اس کو حسین بن ابراہیم مفتی مالکی بمکہ المکرمہ۔

مفتی شافعی کی یہ تقریر دلپذیر ہے:-

نَعَمْ: الْقِيَامُ عِنْدَ ذِكْرِ وِلَادَتِهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اسْتَحْسَنَهُ الْعُلَمَاءُ وَهُوَ حَسَنٌ لِمَا يَجِبُ عَلَيْنَا مِنْ تَعْظِيمِهِ صَلَّى اللَّهُ
 تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. كَتَبَهُ الْفَقِيرُ لِرَبِّهِ مُحَمَّدُ عُمَرُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الرَّئِيسِ
 مُفْتَى الشَّافِعِيَّةِ بِمَكَّةَ الْمُكْرَمَةِ. ۱

ہاں قیام کرنا وقت ذکر ولادت کے بہتر جانا اس کہ علماء نے اور وہ بہتر ہے
 اس واسطے کہ واجب ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم ہم پر۔
 مفتی حنبلی یہ زیب ترقیم فرماتے ہیں:-

نَعَمْ يَجِبُ الْقِيَامُ عِنْدَ ذِكْرِ وِلَادَتِهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَذَكَرُوا عِنْدَ ذِكْرِ وِلَادَتِهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْضُرُ رُوحَانِيَّتُهُ
 صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعِنْدَ ذَلِكَ يَجِبُ التَّعْظِيمُ وَالْقِيَامُ. وَاللَّهُ
 سُبْحَانَهُ تَعَالَى أَعْلَمُ. كَتَبَهُ الْفَقِيرُ إِلَى اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى مُفْتَى
 الْحَنَابِلَةِ فِي مَكَّةَ الْمُشْرِفَةِ. ۲

اور مولانا و بالفضل اولانا علامہ شیخ عبداللہ سراج حنفی جو پیشوا اور مقتدا علماء
 مکہ معظمہ تھے جمیع علوم و دینیہ میں خصوصاً علم تفسیر و حدیث میں کہ ایک آیت تھے

۱ لکھا ہے اس کو فقیر محمد عمر فرزند ابی بکر رئیس مفتی مذہب امام شافعی کے مکہ مکرمہ میں۔

۲ ہاں واجب ہے قیام وقت ذکر آپ کی ولادت کے لکھا ہے علماء نے وقت ذکر آپ کی ولادت کے
 ظہور کرتی ہے آپ کی روح مبارک پس اس وقت واجب ہے آپ کی تعظیم اور واجب ہے قیام۔

لکھا ہے اس کو فقیر محمد فرزند یحییٰ مفتی امام مذہب احمد حنبلی مکہ مشرفہ میں۔ منہ ۱۲

آیات الہی سے حتی کہ مولوی اسماعیل جو امام ہیں فرقہ وہابیہ کے وہ بھی مُقَرَّ تھے علم اور فضل مولانا نے مذکور کے اور ان کے حلقہ درس میں زانوائے ادب تہ کرتے تھے اور جملہ علوم میں عموماً اور علم تفسیر و حدیث میں خصوصاً ان کو مُسَلَّم الثبوت جانتے تھے وہ جو اب استفتائے قیام مذکور میں اس طرح داد تحقیق دیتے ہیں:-

أَمَّا الْقِيَامُ إِذَا جَاءَ ذِكْرُ وِلَادَتِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ قِرَاءَةِ
الْمَوْلِدِ الشَّرِيفِ تَوَارَثَهُ الْأَيْمَةُ الْأَعْلَامُ وَأَقْرَبُ الْأَيْمَةِ وَالْحُكَّامُ مِنْ غَيْرِ
نَكِيرٍ مُنْكَرٍ وَلَا رَدٍّ رَادٍ وَلِهَذَا كَانَ مُسْتَحْسَنًا وَمَنْ يُسْتَحَقُّ التَّعْظِيمَ
غَيْرَهُ. وَيَكْفِي أَثْرُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:.

مَارَاهُ الْمُسْلِمُونَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللَّهِ حَسَنٌ.

وَاللَّهُ وَلِيُّ التَّوْفِيقِ وَالْهَادِي إِلَى سَوَاءِ الطَّرِيقِ.

حَرَّرَهُ خَادِمُ الشَّرِيعَةِ وَالْمِنْهَاجِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمَرْحُومِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
سِرَاجُ الْمُفَسِّرِ الْمُحَدِّثِ بِمَسْجِدِ الْحَرَامِ. اِنْتَهَى.

ترجمہ: قیام وقت ذکر ولادت باسعادت کے مولد شریف میں ائمہ اعلام اور علماء اور حکام کا متوارث ہے یعنی قدیم سے چلا آیا ہے بغیر انکار کسی مُنْكَر اور رد کسی راد کے اسی وجہ سے مستحسن ہوا، اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کون شخص مستحق تعظیم ہوگا اور کافی ہے حدیث عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اس کے استحباب کی حجت کے واسطے اور وہ یہ ہے کہ:-

مَارَاهُ الْمُسْلِمُونَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللَّهِ حَسَنٌ.

جس امر کو مسلمان اچھا سمجھیں وہ اللہ کے نزدیک اچھا ہے۔ اِنْتَهَى

اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے جو قیام تعظیمی واسطے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ثابت ہے اس حدیث مشکوٰۃ سے دلیل واضح اور برہان لائح ہے اس مدعا پر اور وہ یہ ہے:-

قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْلِسُ مَعَنَا فِي الْمَجْلِسِ يُحَدِّثُنَا فَإِذَا قَامَ قُمْنَا قِيَامًا حَتَّى نَرَى قَدْ دَخَلَ بَعْضُ بِيُوتِ أَرْوَاجِهِ .

ترجمہ: یعنی کہہ راوی نے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھتے تھے ہمارے ساتھ مجلس میں اور باتیں کرتے تھے پھر جب آپ اٹھتے تو ہم سب کھڑے ہو جاتے اور اتنی دیر تک کھڑے رہتے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حویلی کے اندر جاتے ہوئے دیکھ لیتے۔ اور بھی ثابت ہے یہ قیام آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے امر سے کہ اصحاب کو حکم دیا:

قَوْمُوا إِلَى خَيْرِكُمْ أَوْ إِلَى سَيِّدِكُمْ . ۱

بجہت تعظیم حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے۔

اور ایک رسالہ خاص اثبات قراءۃ مولد شریف اور اثبات قیام میں قُدْوَةُ الْعُلَمَاءِ الْعَامِلِينَ وَنُحْبَةُ الْأَوْلِيَاءِ الْعَارِفِينَ جدی امجدی حضرت شاہ احمد سعید دہلوی ثم المدنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کمال تحقیق کے ساتھ تحریر فرمایا ہے اور بدلائل قاطعہ وبراہین ساطعہ ان دونوں امروں کو ثابت کیا ہے اور اُس کا نام "ذِكْرُ الشَّرِيفِ فِي دَلَائِلِ الْمَوْلِدِ الْمُنِيفِ" رکھا ہے اور فاضل علامہ مولوی سلامت اللہ بدایونی کانپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی اس باب میں پوری کتاب

۱ اپنے میں سے بہتر یا اپنے سردار کے لئے قیام کرو۔

لکھی ہے جس میں خوب تدقیق اور نہایت تحقیق کے ساتھ ان دونوں امروں کو مُدَلَّل اور مُبَرَّهَن کیا ہے اور اُس کا نام ”إِشْبَاعُ الْكَلَامِ فِي اثْبَاتِ الْمَوْلِدِ وَالْقِيَامِ“ ہے اور فی الواقع یہ کتاب اسمِ باسْمیٰ ہے جس شخص کو زیادہ تفصیل منظور ہو یا کسی طالبِ حق کو علماءِ مذکورین محققین کے نقول میں بوجہ کسی بات کے کوئی شک و شبہ کسی قسم کا عارض ہو تو اُس کو لازم اور مناسب ہے کہ ان دو کتابوں کا مطالعہ کر کے اپنی شکوک کو دفع کر لے ان شاء اللہ تعالیٰ بشرطِ فہم و انصاف بعد مطالعہ کرنے ان کتابوں کے کوئی تردُّد باقی نہیں رہے گا اور حقیقتِ امر تو یہ ہے کہ جو شخص کہ سعادت اُس کی قسمت میں ازل سے لکھی ہوئی ہے اور اس کو متور فرمایا ہے ساتھ نورِ ایمان کے اور خمیرِ طینت اس کی محبت سید ولد عدنان علیہ الصلاۃ والسلام الاتمان الاکمان سے گردانی ہے وہ اس کو موجب قرب اور سعادت اپنا جانے گا اور جو نہیں تو رسائل، کُتُبِ مُصَنَّفَةُ علماء اور اولیاء کیا معجزہ قرآن شریف اور خیر الانبیاء سے بھی ہدایت نہیں پاسکتا۔

يُضِلُّ بِهِ كَثِيرًا وَيَهْدِي بِهِ كَثِيرًا وَمَا يُضِلُّ بِهِ إِلَّا الْفَاسِقِينَ ۱

بَاعِثِ اِيْمَانَ نَبِاشِدِ مَعْجَزَاتِ ۲

بَوْنِے جَنْسِيْتِ كَنْدِ جَذْبِ صِفَاتِ

مَعْجَزَاتِ اَزِ بَهْرِ قَهْرِ دَشْمَنِ اسْتِ ۳

بَوْنِے جَنْسِيْتِ پَرِ دَلِ بَرْدَنْسْتِ

۱ اللہ بہت سوں کو اس سے گمراہ کرتا ہے اور بہت سوں کو ہدایت فرماتا ہے اور اس سے انہیں گمراہ کرتا ہے جو بے حکم ہیں۔

۲ معجزاتِ ایمان کا باعث نہیں ہوتے، ہم جنسیت ہونے کی خوشبو صغات کو جذب کرتی ہے۔

۳ معجزاتِ دشمن پر سختی کے لئے ہیں، ہم جنس ہونے کی خوشبو دل کو کھینچنے کے لئے ہے۔

ثَبَّتْنَا اللَّهُ سُبْحَانَهُ بِمَحَبَّتِهِ سَيِّدِ الْبَشِيرِ الْمُطَهَّرِ عَنْ زَيْغِ الْبَصْرِ
عَلَيْهِ وَعَلَى إِلِهِ الصَّلَوَاتُ وَالتَّسْلِيمَاتُ إِلَى يَوْمِ الْمَحْشَرِ كَمَا
هُوَ أَهْلُهَا وَأَجْدَرُ.

یہ تالیف بمابہ جمادی الاخریٰ ۱۳۰۵ھ تیرہ سو پانچ ہجری بلدہ مصطفیٰ آباد
عرف رام پور میں اختتام کو پہنچی۔

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ
عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ .

تمت



قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْلِسُ مَعَنَا
 فِي الْمَجْلِسِ يُحَدِّثُنَا فَإِذَا قَامَ قُمْنَا قِيَامًا حَتَّى نَرَى قَدْ دَخَلَ بَعْضُ
 بُيُوتِ أَزْوَاجِهِ. مشكوة

ترجمہ: یعنی کہا راوی نے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھتے تھے ہمارے
 ساتھ مجلس میں اور باتیں کرتے تھے پھر جب آپ اٹھتے تو ہم سب کھڑے
 ہو جاتے اور اتنی دیر تک کھڑے رہتے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حویلی
 کے اندر جاتے ہوئے دیکھ لیتے۔

